قصیدہ بردہ شریف

ناظم قصیدہ بردہ

امام علامہ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و تقدیم:

بقیۃ السلف شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری قدس سرہ العزیز

مکتبہ قادریہ ۰ لاہور

طريقة جديدة في تعليم العربية

(1)

سعادة الدكتور السيد محمد أمين المصري
المشرف على قسم الدراسات العليا
بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة

مكتبه قادريه ○ لاهور

عربی ادب اور نعت کا عظیم شہ پارہ

قصیدہ بُردہ شریف

درود تاج　　　صلوٰۃٌ تُنَجِّیْنَا

(مترجم)

ناظمِ قصیدہ بُردہ

امام علامہ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتقدیم

شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

مکتبہ قادریہ ــــــ لاہور

نام کتاب .... قصیدہ بُردہ

تالیف .... امام شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و تقدیم .... علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

نظر ثانی .... ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری

سرورق تصویر .... مسجد و مزار مبارک امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

کمپوزنگ .... الحجاز کمپوزرز۔ لاہور فون #7154080

پروف ریڈنگ .... حافظ قاری شکور احمد سیالوی

اشاعت .... جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

باہتمام .... حافظ نثار احمد قادری

ہدیہ .... =/60

ملنے کا پتا

مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور

دنیائے نعت کا تاجدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مصر کے شہرۂ آفاق شاعر، نابغۂ روزگار عالم اور دنیائے عشق ومحبت کے جلیل القدر حُدی خوان، امام علامہ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حماد بن عبداللہ صنہاجی بوصیری (رحمہم اللہ تعالیٰ) بھتیم میں ۶۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور اسکندریہ میں ۶۹۶ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔(۱) نواح دلاص میں بروز منگل یکم شوال (عید الفطر کے دن) ۶۰۸ھ میں پیدا ہوئے، بوصیر میں پلے بڑھے پھر قاہرہ چلے گئے وہاں علوم عربیہ اور ادب کی تعلیم حاصل کی (۲) اپنے معاصرین میں فن نظم میں یکتا تھے، امام ابوحیان اور امام یعمری، ابوالفتح ابن سید الناس اور محقق عز بن سماعہ وغیرہم آپ کے شاگرد ہیں، پہلے آپ مصر کے شہر بلبیس میں عامل اور میر منشی تھے، پھر اس عہدے کو چھوڑ دیا اور قطب وقت شیخ ابوالعباس مرسی شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اختیار کی، جن کے فیض سے آپ یگانۂ روزگار بن گئے اور وہ شہرت حاصل کی کہ ہم عصروں میں سے کسی کو نصیب نہ ہوئی۔ (۳)

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ ان کی وفات ۶۹۴ھ

(۱) احمد علی حسن: مقدمۃ البردۃ للامام البوصیری وبھامشھا مختصر شرح الباجوری ص ۳

(۲) محمد شلبی علامہ: مقدمہ شرح الھمزیہ فی مدح خیر البریۃ، ص:۳

(۳) نور بخش توکلی، علامہ: قصیدہ بردہ مع شرح اردو (طبع انجمن نعمانیہ، لاہور) ص ۲

میں ہوئی (۱) امام شافعی قدس سرہٗ کا مزار شریف قاہرہ میں ہے، قاہرہ اور مصر کے اکثر لوگ مذھباً شافعی ہیں، امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی شافعی تھے (۲)

نوعمری میں ہی بادشاہوں کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے، ان کے حق میں اور ان کے مخالفین کے خلاف فصیح و بلیغ قصیدے لکھتے اور انعامات سے نوازے جاتے۔ ایک دن دربار شاہی سے اپنے گھر کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک حسین و جمیل بزرگ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا:

کیا آج رات آپ کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے؟

علامہ بوصیری نے جواب دیا کہ نہیں، علامہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ جواب تو دے دیا، لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی گفتگو کی وجہ سے میرا دل حبیبِ خدا، اشرف انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق سے لبریز ہوگیا، گھر آکر جو سویا تو قسمت بیدار ہوگئی، کیا دیکھتا ہوں کہ صحابۂ کرام کے مجمع میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح تشریف فرما ہیں جیسے ستاروں کی بارات میں سورج، میں بیدار ہوا تو میرا دل محبت و سرور سے سرشار تھا اور اس کے بعد اس نور کی محبت کبھی میرے دل سے جدا نہیں ہوئی، اسی کیف میں کئی نعتیہ قصیدے مثلاً قصیدۂ مضریہ اور ہمزیہ وغیرہ لکھ دیئے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ مجھے فالج کا عارضہ لاحق ہوگیا جس سے میرا آدھا جسم ناکارہ ہوگیا، میں نے سوچا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پر

(۱) احمد بن محمد بن حجر ہیتمی مکی، امام: المنح المکیۃ ص ۱۰۶ا

(۲) عمر بن احمد الخرپوطی، علامہ: عصیدۃ الشھدۃ، ص ۷

مشتمل یہ قصیدہ لکھوں (جو قصیدہ بردہ کے نام سے مشہور ہے) اور اس قصیدے کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کروں، چنانچہ میں نے یہ قصیدہ لکھا اور سو گیا، رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا اور شرفِ زیارت سے شاد کام کیا، میں نے یہ پورا قصیدہ آپ کو سنایا تو آپ نے میرے فالج زدہ جسم پر دستِ شفقت پھیرا اور چادر بھی عطا فرمائی۔ بیدار ہوا تو میں تندرست ہو چکا تھا اور فالج کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

صبح اپنے گھر سے نکلا تو میری ملاقات اس دور کے قطب، شیخ ابوالرجاء سے ہوئی، وہ فرمانے لگے جناب مجھے وہ قصیدہ عنایت فرمائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے، میں نے اس قصیدے کی اطلاع کسی کو نہیں دی تھی، میں نے عرض کیا کہ میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کئی قصیدے لکھے ہیں، آپ کو کونسا قصیدہ چاہیے؟ فرمانے لگے! وہی جس کا پہلا شعر ہے:

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

میں نے کہا: یہ قصیدہ تو میں نے کسی کو بھی نہیں سنایا، آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ فرمانے لگے: میں نے یہ قصیدہ اس وقت سنا جب آپ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا رہے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح جھوم رہے تھے جیسے بادِ صبا کے چلنے سے پھلوں سے بھری ہوئی شاخیں جھومتی ہیں، میں نے یہ قصیدہ انہیں پیش

کردیا، اس کے بعد یہ خبر دور دراز تک پھیل گئی۔(۱)

قصیدہ بردہ کے شارح حضرت شیخ زادہ فرماتے ہیں کہ علامہ بوصیری فالج میں مبتلا ہوئے تو کوئی ان کی تیمارداری کرنے والا نہیں تھا، وہ تن تنہا، سب لوگوں سے الگ تھلگ ایک غار میں مقیم تھے کہ دل میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کے حبیب اکرم "ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَافِي الْغَارِ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ ناز میں ھدیۂ نعت پیش کیا جائے، چنانچہ یہ قصیدہ لکھا اور بارگاہِ رب العزت میں سر بسجود ہو گئے، پھر چشم گریاں اور دل بریاں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض پرداز ہوئے:

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ
اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اسی طرح یہ قصیدہ اول سے آخر تک پڑھا، اللہ تعالیٰ نے ان پر غنودگی طاری فرمادی اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرمایا، آپ نے اپنا دست اقدس ان کے جسم پر پھیرا اور ان کے رنج والم اور درد وغم کا

(۱) عمر بن احمد خرپوتی، علامہ: عصیدۃ الشھدۃ (طبع کراچی) ص: ۴۔۳

علاج فرما دیا۔ بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے۔(۱)

علامہ بوصیری اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں:

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بہت سی بیماریوں کو آپ کی ہتھیلی نے چھوکر دور کر دیا اور بہت سے حاجت مندوں کو قیدِ جنون سے رہائی عطا فرمائی۔

پہلے یہ عقیدے اور عقیدت کی بات تھی، لیکن اب یہ حقیقت ان کے تجربے میں آگئی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واللہ! وہ سن لیں گے، فریاد کو پہنچیں گے

اتنا تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

اس قصیدہ کی شہرت یہاں تک پہنچی کہ مصر کے ملک ظاہر بیبرس کے وزیر بہاء الدین کا یہ معمول تھا کہ ننگے سر کھڑے ہو کر یہ قصیدہ سنتے تھے، بہاء الدین کے نائب سعد الدین فارقی بیمار ہو گئے، قریب تھا کہ ان کی بینائی ختم ہو جائے، طبیبوں نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا، خواب میں کسی نے انہیں کہا کہ اپنے صاحب بہاء الدین کے پاس جاؤ اور ان سے ''بُردہ'' لے کر اپنی آنکھوں پر رکھو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت اور وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگو، سعد الدین، بہاء الدین کے پاس گئے اور انہیں اپنا خواب سنایا، انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس قصیدے کے علاوہ کوئی بردہ نہیں۔ سعد الدین نے وہی قصیدہ لیا اور اپنے گھر

(۱) محمد بن مصطفی المعروف بہ شیخ زادہ: حاشیۂ خرپوتی (طبع کراچی) ص ۵

آکرا سے پڑھا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمادی۔(۱)

وجہ تسمیہ:

اس قصیدۂ مبارکہ کا اصل نام "اَلْکَوَاکِبُ الدُّرِّيَّةِ فِيْ مَدْحِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ" ہے(۲) لیکن اس کا مشہور نام "بُرْدَہ" ہے۔اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس قصیدے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعتیں اور صفات بیان کی گئی ہیں اِن صفات کو "بُردہ" (چادر) قرار دیا گیا ہے، کیونکہ صفات نے چادر کی طرح آپ کے جسم اقدس کا احاطہ کیا ہوا ہے، گویا یہ قصیدہ وہ لباس ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدنِ اطہر پر سجا ہوا ہے۔

بعض علماء نے اس کا نام "بُردیۃ" یاءِ نسبت کے ساتھ بیان کیا ہے، کیونکہ جب علامہ بوصیری نے یہ قصیدہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے اپنی چادر مبارک انہیں عطا فرمائی اور اس کی برکت سے امام تندرست ہو گئے (۳) جس طرح حضور جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن زہیر کو "قصیدۂ بانت سُعادُ" سنانے پر چادر عطا فرمائی تھی۔

بعض علماء نے اس کا نام "بُرْءَۃ" بتایا ہے، یہ تسمیۃ السبب باسم المسبَّب کے قبیلے سے ہے "بُرْءَۃ" کا معنی ہے تندرستی اور شفا، چونکہ اس قصیدے کی برکت کے

---

(۱) محمد صادق علی رضوی لکھنوی، سید علامہ: شرح قصیدہ بردہ، فارسی (طبع لکھنؤ) ص ۴

(۲) ٹائیٹل عصیدۃ الشھدہ، ص:۱ نوٹ یہ ٹائیٹل قصیدہ بردہ کے بعد ہے۔

(۳) عمر بن احمد خرپوتی، علامہ: عصیدۃ الشھدۃ، ص:۵

سبب انہیں شفاء ملی تھی اس لئے اس کا نام ہی "بُرْءَةٌ" رکھ دیا گیا(۱)

اس قصیدے کی طرف ملت اسلامیہ کے اصحاب علم اور ارباب محبت و عقیدت کس قدر متوجہ ہوئے؟ اس کا اندازہ حاجی خلیفہ کے درج ذیل بیان سے ہو سکتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

1. عربی زبان میں اس کی چالیس شروح میری نظر سے گزر چکی ہیں۔
2. بیس تخمیسیں جن میں شعر کے ساتھ تین مصرعوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔
3. چودہ تسبیعیں جن میں ہر شعر کے پہلے مصرع کے ہم قافیہ وردیف پانچ مصرعوں کا اضافہ کیا گیا۔
4. نو تشطیریں، جن میں ہر شعر کے دو مصرعوں کے درمیان دو مصرعوں کا اضافہ کیا گیا۔
5. اور کئی تذییلیں لکھی گئیں، ہر شعر کے بعد چند شعروں کا اضافہ کیا گیا۔(۲)

علامہ اقبال احمد فاروقی لکھتے ہیں:

قصیدہ بردہ کے متعدد تراجم دنیا کی اکثر زبانوں میں کئے گئے لاطینی، جرمنی، فرانسیسی، انگریزی، ملائی، فارسی، اردو، ترکی، جاوی اور پنجابی میں ترجمے لکھے گئے۔(۳)

عربی میں اس کی مشہور شروح یہ ہیں: شیخ الازہر شیخ ابراہیم باجوری کی شرح، علامہ عمر بن احمد الخرپوتی کی شرح "عصیدۃ الشھدۃ، شرح القصیدۃ البردۃ"

(۱) عمر بن احمد خرپوتی، علامہ: عصیدۃ الشھدۃ، ص:۵

(۲) اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: مقدمہ طیب الوردہ (طبع ضیاء القرآن، لاہور) ص ۱۰

(۳) ایضاً: ص ۱۰

علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف بشیخ زادہ کی شرح، اس کے علاوہ قریبی دور کی چند شروح کا ذکر کیا جاتا ہے ورنہ احاطہ اور حصر تو بہت دشوار ہے۔

① **الزبدة العمدة** :از حضرت علامہ نور الدین علی بن سلطان محمد القاری الھروی المکّی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت ملا علی قاری کی یہ عربی شرح، مولانا علامہ مفتی محمد رحیم سکندری مدظلہ العالی شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ سندھ کی کوشش سے ۱۴۰۶ھ میں جمعیت علماء سکندریہ، پیر جو گوٹھ نے شائع کی۔

② **صادقیہ شرح قصیدۂ بردہ** (فارسی) تالیف حضرت علامہ مولانا سید محمد صادق علی رضوی لکھنوی تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ محمد سلامت اللہ رامپوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یہ شرح ایک سو چالیس صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں مطبع ثمر ہند، لکھنؤ سے چھپی، ایک عرصہ پہلے جناب سید نور محمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ (گجرات) نے مجھے عنایت کی تھی، راقم نے قصیدہ بردہ کا ترجمہ کرتے وقت، اس شرح سے بہت استفادہ کیا ہے اس شعر (لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ آیَاتُہٗ عِظَمًا) کا ترجمہ اسی شرح کے مطابق اس طرح کیا ہے:

اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ بزرگی کے اعتبار سے آپ کے مقام کے ساتھ مکمل مشابہت رکھتے تو جب آپ کا نام مبارک لیا جاتا تو مردہ ہڈیوں کو زندہ کر دیتا۔

اس طرح بعض لوگوں کے اس اعتراض کا جواب آ گیا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن پاک بھی آپ کے مرتبے کے مطابق معجزہ نہیں ہے، جواب یہ دیا کہ

آیات سے مراد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ ہیں، مطلب یہ ہوا کہ آپ کے مبارک نام اگر آپ کے بلند و بالا مقام کے مکمل طور پر مطابق ہوتے تو آپ کا نام لینے سے ہی مردے زندہ ہو جاتے۔ اور کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ کچھ بھی بعید نہ تھا، بنی اسرائیل کی گائے کے بعض اجزاء مردے کے جسم سے مس کرنے سے مردہ زندہ ہو سکتا ہے، تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک لینے سے بھی مردہ زندہ ہو سکتا ہے۔

دوسرا جواب اس صورت میں کہ آیات سے معجزات مراد ہوں یہ ہے کہ اس جگہ سلبِ کلی نہیں ہے بلکہ رفع ایجاب کلی ہے یعنی یہ مطلب نہیں کہ کوئی معجزہ بھی آپ کے مرتبے کے مطابق نہیں بلکہ یہ ہے کہ تمام معجزات آپ کے عالی قدر مقام کے مطابق نہیں، لہذا یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن کریم بھی آپ کے مرتبے کے مطابق نہ ہو، قرآنِ کریم تو آپ کے معجزات کا سر تاج ہے۔

پیش نظر ترجمہ لکھتے وقت راقم نے اس شرح سے استفادہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ راقم نے طیب الوردہ از علامہ سید ابوالحسنات قادری، شرح علامہ خرپوتی اور شیخ زادہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔

③ **طیب الوردہ** شرح قصیدہ بردہ از غازیٔ کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

④ **حسن الجردہ**: مولانا عبدالمالک کھوڑوی، گجرات۔

⑤ ⑥ **شرح قصیدہ بردہ**: علامہ نور بخش توکلی، انہوں نے قصیدہ بردہ کی دو

شرحیں لکھی ہیں ایک اردو میں دوسری عربی میں۔

⑦ سدّھا رستہ: جناب اثر انصاری فیض پوری نے پنجابی نظم میں ترجمہ کیا ۱۷۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دوسری بار جون ۲۰۰۱ء میں چھپی ہے۔(۱)

⑧ ترجمہ قصیدہ بردہ: از مولانا محمد الطاف نیروی امام مسجد حضرت داتا صاحب

⑨ ترجمہ قصیدہ: از حضرت مولانا کریم سلطانی مدظلہ، فیصل آباد

⑩ قصیدہ بردہ شریف: یکے از مطبوعات پیکجز، لاہور $\frac{23x36}{8}$ سائز کے 268 صفحات پر مشتمل قصیدہ بردہ بڑے اہتمام سے شائع کیا گیا ہے، ہر صفحے پر قصیدہ شریفہ کا ایک شعر اور اس کے نیچے نو تراجم دئے گئے ہیں۔ پانچ ترجمے پنجابی نظم، ایک پنجابی نثر، ایک فارسی ایک اردو نظم اور ایک انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ ابتداء میں جناب سبط حسن ضیغم کا 91 صفحات پر مبسوط مقدمہ ہے، ادارہ پیکجز اور ضیغم صاحب اس شاندار پیش کش پر ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں۔

ٹائیٹل پر مصنف کا نام یوں لکھا گیا ہے ''امام شرف الدین البوصیری'' حالانکہ'' شرف الدین'' لقب ہے اور ان کا نام مع ولدیت ''محمد بن سعید'' ہے اس لئے ٹائیٹل پر اس طرح نام لکھنا چاہیے تھا'' امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری''۔

علاوہ ازیں ضیغم صاحب نے علامہ بوصیری کی وفات کے بارے میں نیو انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے حوالے سے لکھا ہے:

زندگی کے آخری ایام میں بھی دل میں مرشد کے مزار کے قرب کی خواہش

(۱) سید سبط حسن ضیغم نے قصیدہ بردہ کے پندرہ پنجابی تراجم کا تذکرہ کیا ہے جو ان کے علم میں آئے ہیں (قصیدہ بردہ، طبع پیکجز، ص ۴۸)

پیدا ہوئی، چنانچہ وہاں گئے، چنانچہ وہیں ۱۲۹۵ء میں وفات پائی

(جلد ۲، ص ۶۷۷)(۱)

اس کے باوجود ضیغم صاحب لکھتے ہیں:

تدفین فسطاط (قاھرہ) میں ہوئی، امام بوصیری، شافعی فقہ سے متعلق تھے ..... شاید یہی وجہ ہے کہ امام شافعی سے محبت وعقیدت اور تقلید کی وجہ سے ان کی قبر بھی اسی جوار میں بنی (۲)

حالانکہ علامہ بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار اسکندریہ میں مرشد کے مزار سے چند قدم کے فاصلے پر ہے، اور امام شافعی کا مزار قاھرہ میں ہے اور قاھرہ سے اسکندریہ بائی روڈ تین گھنٹے کی مسافت پر ہے، جیسے لاہور سے فیصل آباد۔

علامہ محمد شلبی نگران وزارت تربیت وتعلیم، مصر لکھتے ہیں امام بوصیری ۶۹۵ھ میں اسکندریہ میں فوت ہوئے اور اس جگہ ان کا مزار مشہور ہے (۳)

قصیدہ کا وزن شعری

یہ قصیدہ بحر بسیط میں ہے۔ بحر بسیط علم عروض میں یہ ہے (ہر مصرع اس وزن پر ہو)

مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ

اس میں پہلا فاعلن کہیں کہیں فَعِلُنْ پڑھا جاتا ہے اور دوسرا فَاعِلُنْ ہر جگہ

(۱) سبط حسن ضیغم: قصیدہ بردہ (پیکجز) ص ۳

(۲) ایضاً: ص ۳۳

(۳) محمد شلبی، علامہ: شرح الھمزیۃ فی مدح خیر البریۃ (طبع مصر) ص ۳

فَعِلُنْ بِالزِّحَافِ پڑھا جائے گا، اور مُسْتَفْعِلُنْ کا پہلا رکن کہیں کہیں مَفَاعِلُنْ کے وزن پر آیا ہے اس قسم کے زحاف کو خبن کہتے ہیں (۱)

علامہ بوصیری تک سند

راقم الحروف کی سند پندرہ واسطوں سے امام علامہ بوصیری تک پہنچتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) شیخ سید محمد علوی مالکی (مکہ معظّمہ) (۲) شیخ حسن مشاط اور شیخ حسن یمانی (۳) حبیب حسین بن محمد حبشی (۴) سید محمد بن ناصر (۵) علامہ سید عبدالرحمٰن بن سلیمان بن یحییٰ ابن عمر مقبول اھدل (۶) شیخ عبدالقادر بن خلیل کدک زادہ مدنی (۷) شیخ محمد حیات سندھی (۸) شیخ عبداللہ ابن سالم بصری (۹) امام ابوعبداللہ محمد بن علاء الدین بابلی (۱۰) شیخ سلیمان بن عبدالدائم بابلی و شیخ عبدالرؤف مناوی و شیخ سالم بن محمد سنھوری (۱۱) شیخ النجم محمد بن احمد الغیطی (۱۲) شیخ الاسلام زکریا انصاری (۱۳) ابواسحاق صالحی (۱۴) الصلاح ابوعبداللہ محمد بن محمد بن حسن شاذلی (۱۵) ابوالحسن علی بن جابر ہاشمی ـــــ (۱۶) امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد البوصیری (رحمہم اللہ تعالیٰ) (۲)

---

(۱) محمد احمد قادری ابوالحسنات سید: شرح قصیدہ بردہ، ص ۳۲

(۲) شیخ محمد علوی مالکی مدظلہ العالی: الطالع السعید، ص: ۱۰۸-۱۰۲

ادب عربی اور نعت کا شہ پارہ

اللہ تعالیٰ کے حبیب، نبی الانبیاء، شفیع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توصیف وتکریم جو ربّ کائنات نے قرآن پاک میں فرمادی ہے اس کا تو جواب ہی نہیں ہے، بندوں میں سے کس کس نے کس کس زبان میں آپ کی بارگاہِ ناز میں ہدیۂ نیاز ونعت پیش کیا ہے؟ اس کا احاطہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین ضرور ہے، علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی نے مختلف شعراء کا عربی نعتیہ کلام ''المجموعة النبهانية'' کے نام سے چار جلدوں میں پیش کیا ہے اور ''جواهر البحار'' کی چار جلدوں میں مختلف اہل علم کے نذرانوں کا نثری مجموعہ پیش کیا ہے، لیکن دوسری زبانوں کا تو ذکر ہی کیا، صرف عربی نعتوں کے احاطے کا بھی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔

عربی نعت کے عظیم ذخیرے میں ایک قصیدہ ایسا بھی ہے جو اپنی محبوبیت، جاذبیت، ہمہ گیر مقبولیت، درد وسوز، عشق ومحبت اور اثر آفرینی میں سب سے جدا اور سب سے ممتاز ہے اور وہ ہے ''قصیدہ بردہ''۔

غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آقائے نامدار، مدنی تاجدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پاک میں بے شمار قصیدے عربی، فارسی، اردو وغیرہ زبانوں میں لکھے گئے اور ان میں بکثرت قصائد نے اہل ذوق سے داد وتحسین حاصل کی۔ لیکن علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف کی عظمت

وبلندی تک کوئی نہ پہنچ سکا، قصیدہ بردہ کے علمی، ادبی محاسن کے علاوہ اس کی سب سے بڑی خوبی اور امتیازی شان یہ ہے کہ بارگاہِ نبوت میں اسے عظیم شرف قبولیت حاصل ہوا۔

اس کا والہانہ اندازِ بیان اہلِ محبت کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے، عشاقِ بارگاہِ نبوت کو اس کے ایک ایک لفظ سے عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لذت حاصل ہوتی ہے۔(۱)

مشہور غیر مقلد سکالر مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں:

طبیعت سوز و مستی چاہتی ہے، لیکن عربی شاعری کا دامن نعت سے بالکل خالی ہے اور جو کچھ ذخیرہ ہے اس میں دردوسوز نہیں اور تو اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے کلام سے پیاس نہیں بجھتی، حضرت کعب بن زہیر کا مشہور قصیدہ ''بَانَتْ سُعَادُ'' عربی شاعری میں جو بھی مرتبہ رکھتا ہے، پر اس میں جلے ہوئے دل کی تسکین کا کوئی سامان موجود نہیں، لے دے کے ایک بوصیری کا قصیدہ بردہ ہے، بلاشبہہ اِس میں کہیں کہیں مقامِ نبوت سے تجاوز ہو گیا ہے، لیکن اس کا ہر شعر دردوسوز سے بھرا ہوا ہے، راقم اپنی وہابیت کے باوجود اسے پڑھتا ہے اور لطف اندوز ہوتا ہے۔

عبدالرحمٰن برقوقی نے دیوانِ حسان کی شرح میں لکھا ہے ''اب تک

(۱) احمد سعید کاظمی، سید علامہ: قصیدہ بردہ (چار ترجمے: زمہر عبدالحق، طبع ملتان) ص ۳

عربی شاعری میں بوصیری اور شوقی کے سوا کوئی نعت گوئی میں کامیاب نہیں ہوا۔" ان کی رائے بڑی صائب معمول ہوتی ہے۔(۱)

امام علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

علامہ بوصیری نظم ونثر میں نادر روزگار شخصیت تھے، اگر "قصیدہ بردہ" کے علاوہ ان کا کوئی قصیدہ نہ ہوتا تو ان کے لئے شرافت اور مقدم ہونے کے لئے کافی تھا، کیوں نہ ہو؟ ان کا قصیدہ آسمانِ شہرت پر پہنچ گیا، یہاں تک کہ لوگ اسے گھروں اور مسجدوں میں قرآن پاک کی طرح پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔(۲)

امام علامہ بدرالدین زرکشی نے قصیدہ بردہ اور اِس کے ناظم کا اِس انداز میں تعارف کرایا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں کہی گئی تعجب انگیز، بے مثال

(۱) مسعود عالم ندوی: دیارِ عرب میں ص: ۳۱۴ (بحوالہ قصیدہ بردہ مطبوعہ پیکجز، ص: ۳۴)

نوٹ: ندوی صاحب نے یہ وضاحت نہیں کی کہ کہاں کہاں مقامِ نبوت سے تجاوز ہوگیا ہے، سعودی عرب کے ایک نجدی عالم شیخ ابن عثیمین نے قصیدہ بُردہ کے تین اشعار (۱) یا اکرم الخلق مالی الخ (۲) ولن یضیق رسول الله الخ اور (۳) فَاِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنیا الخ پر اعتراض کیا کہ یہ اوصاف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جو علامہ بوصیری نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ثابت کردئے ہیں، دبئی کے سابق مدیر اوقاف شیخ عیسیٰ مانع نے اس کے جواب میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے "القول المبین فی بیان علوّ مقام خاتم النبیین" (صلی اللہ علیہ وسلم) فاضل جلیل مفتی محمد خان قادری نے اس کا ترجمہ "قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا علمی جواب" کے نام سے کیا جو کاروانِ اسلام پبلی کیشنز، لاہور نے جنوری ۲۰۰۳ء میں شائع کردیا ہے۔ ۱۲ اشرف قادری

(۲) احمد بن محمد بن حجر ہیتمی مکی، امام: المنح المکیة فی شرح الهمزیة (ابوظبی) ۱/۱۰۶

اور بلیغ ترین نظم، آپ کی بہت سی صفات بہترین انداز میں منکشف کرنے والی بلند و بالا گفتگو، آپ کی خصوصیات، معجزات اور آپ کے اوصاف جمیلہ کو بیان کرنے والا جامع ترین قصیدہ اور آپ کے بے مثال کمالات کی طرف اشارہ کرنے والا فصیح ترین منظوم کلام وہ ہے جسے سرخ کھجور کی طرح بنایا ہے اور موتی اور جوہر کی طرح پرویا ہے۔

اس کے بعد علامہ بوصیری کو ان القاب سے یاد کیا ہے:

الشیخ الامام، العارف الکامل الھمام، المفنن المحقق، البلیغ، الأدیب، المدقق، إمام الشعراء، وأشعر العلماء، وبلیغ الفصحاء وافصح الحکماء، الشیخ شرف الدین ابو عبدالله محمد بن حماد بن محسن بن عبدالله بن صنهاج بن هلال الصنهاجی۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ ان کے والدین میں سے ایک ابوصیر الصعید سے تعلق رکھتے تھے اور دوسرے دلاص سے، دونوں سے مرکب نسبت تیار کرکے انہیں ''دلاصیری'' کہا گیا ہے۔(۱)

مشہور مستشرق اے آر نکلسن اپنی مشہور تصنیف ''اے لٹریری ہسٹری آف دی عربز'' میں لکھتا ہے، اردو ترجمہ ملاحظہ ہو:

تصوف کے حوالے سے عربی شاعری کا درجہ فارسی شاعری کے مقابلہ میں کم تر ہے، عربی شاعری میں جوش و جذبہ بھی موجود ہے اور

(۱) احمد بن محمد بن حجر ہیتمی مکی، امام: المنح المکیة فی شرح الھمزیة (ابوظبی) ۱/۱۰۵

مبالغہ آرائی بھی ہے، اس میں تخلیقی جوہر اور تصورات کی بلندی بدرجۂ اتمّ موجود ہے، مگر گہرائی اور پختگی میں کمی ہے...

البتہ عربی زبان میں دو ایسے شاعر ضرور موجود ہیں جو تصوف کی دنیا میں محض ایک ایک نظم کی وجہ سے اہم خصوصیات کے حامل ہیں، ان میں ایک نظم تو لامیۃ العجم ہے جسے طغرائی نے ۱۱۱۱ء میں مرتب کیا اور دوسری تخلیق (بردہ شریف) ہے جس کے مصنف شرف الدین محمد بوصیری ہیں (۱)

سید ابن معتوق متوفی ۱۰۸۷ھ نے اس قصیدے کے مقابلے میں ایک قصیدہ لکھا جس کا مطلع ہے:

لَابَرَّ فِی الْحُبِّ یَا اَهْلَ الْهَوٰی قَسَمِیْ
وَلَاوَفَتْ لِلْعُلٰی اِنْ خُنْتُکُمْ ذِمَمِیْ

اے اہل محبت! اگر میں تم سے خیانت کروں تو محبت کے بارے میں میری قسم سچی نہ ہو اور میری ذمہ داریاں پوری نہ ہوں۔

غازیٔ کشمیر علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اس کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اگرچہ شاعرانہ بندش میں یہ قصیدہ بھی کم نہیں، لیکن بوصیری کے جذبات سے جب اس کا تقابل کیا جاتا ہے تو انصاف یہی کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" بہر حال محنت بہت کی ہے، لیکن بوصیری کے جذبات اور تلاطمِ عشق کی کیفیت جو اشعار قصیدہ میں موجزن

(۱) سبط الحسن ضیغم: قصیدہ بردہ (مطبوعہ پیکجز، لاہور) ص ۲۶

ہے وہ ابن معتوق کو میسر نہیں ہوئی (۱)

امام منطق وحکمت، بطل حریت، شہید جنگ آزادی علامہ محمد فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے ہندوستان میں آنکھ کھولنے کے باوجود عربی میں چار ہزار اشعار کہے، وہ بھی علامہ بوصیری سے متاثر تھے، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری جامعہ ازہر شریف میں پیش کئے جانے والے پی ایچ ڈی کے مقالے میں جس کا عنوان ہے: ''العلامة محمد فضل الحق الخير آبادی، حياته و شعره العربي ـــــدراسته تحليلية نقدية'' لکھتے ہیں:

ہم اپنے موضوع مقالہ شاعر ''علامہ محمد فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ'' اور علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے لطف اندوز ہونے کے بعد محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے شاعر نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی افضلیت کا نظریہ بہت عمدہ انداز میں پیش کیا ہے، اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ علامہ بوصیری نے اس نظریئے کو زیادہ عمدہ اور اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ وہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعت گو شعراء کے امام ہیں اور وہ ایسے شاعر ہیں کہ ان کی گرد راہ کو نہیں پایا جاسکتا۔

ہمارا تاثر یہ ہے کہ ہمارے شاعر (علامہ محمد فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ) نعت کے میدان میں امام بوصیری کے انداز سے متاثر ہوئے ہیں، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مطالب دونوں کے ہاں مشترک ہیں اور قدرتی بات ہے کہ

(۱) محمد احمد سید ابوالحسنات علامہ: شرح قصیدہ بردہ (طبع ضیاء القرآن، لاہور) ص ۳۲

علامہ بوصیری کا کلام ہی علامہ خیر آبادی کے کلام پر اثر انداز ہوا ہے، کیونکہ جن حوادث کا ان دونوں حضرات نے مشاہدہ کیا ہے وہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یہ دونوں حضرات اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور افضلیت اسلام کے ان دشمنوں (عسائیوں) کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے امام بوصیری کے زمانے میں مصر پر اور علامہ خیر آبادی کے زمانے میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔(۱)

علامہ اقبال عشق ومحبت کے ترجمان ہیں وہ قصیدہ بردہ سے صرف متعارف ہی نہیں بلکہ متاثر بھی تھے، بارگاہِ رسالت میں یوں نغمہ سرا ہیں:

اے بُصیری را رِدا بخشندۂ　　　　بربطِ سلمیٰ مرا بخشندۂ

ایک جگہ یوں عرض پرداز ہیں:

چوں بوصیری از تو می خواہم کشود　　　　تا بمن آید آں روزے کہ بود

علامہ کی ایک مشہور نظم "ذوق وشوق" ہے جو بالِ جبریل میں شامل ہے، یہ نظم انہوں نے علامہ بوصیری کے وطن مصر اور فلسطین میں کہی تھی، اس میں انہی مقامات کا ذکر کرتے ہیں، جن کا تذکرہ علامہ بوصیری نے قصیدہ بردہ کی ابتداء میں کیا ہے، لکھتے ہیں:

---

(۱) ممتاز احمد سدیدی ڈاکٹر: العلامۃ فضل الحق الخیر آبادی حیاتہ وشعرہ العربی دراسۃ تحلیلیۃ نقدیۃ ص ۹۵

نوٹ: ۱۶ر فروری ۲۰۰۴ء کو مناقشہ کے بعد انہیں "مرتبۃ الشرف الاولیٰ" میں کامیاب قرار دے کر پی ایچ ڈی کی سند کا مستحق قرار دیا گیا، راقم الحروف مناقشہ کے دوران سامعین میں موجود تھا، الحمد للہ والشکر لہ۔

(۲) محمد اقبال، علامہ: کلیات اقبال فارسی (شیخ غلام علی، ص: ۱۶۷)

(۳) ایضاً: ص: ۸۴۷

سرخ وکبود بدلیاں چھوڑ گیا سحابِ شب　　کوہِ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں
گرد سے پاک ہے ہوا، برگ نخیل ڈھل گئے　　ریگ نواحِ کاظمہ نرم مثالِ پرنیاں
آگ بجھی ہوئی ادھر، ٹوٹی ہوئی طناب ادھر　　کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں[1]

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ہندوستان کے وہ عظیم عالم ہیں جنہوں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق کی صدا اس اخلاص اور دردوسوز سے بلند کی کہ اس وقت عشق رسول مقبول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی برقی رو دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں دوڑ رہی ہے، انہیں اگر ثنا خوانانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان، مولانا جامی، رومی اور بوصیری کے قافلے کا حُدی خوان کہا جائے تو بجا ہے، انہوں نے مشہور زمانہ سلام لکھا ہے جس کا مطلع ہے:

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام　　شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

''قصیدہ بردہ'' کی طرح ''سلام رضا'' کو بھی عالمگیر مقبولیت حاصل ہوئی، زورِ بیان، فصاحت وسلاست، جوش عشق، پاس ادب، نغمگی اور شیرینی اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصافِ جلال و جمال کے بیان وغیرہ خوبیاں دونوں میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

قصیدہ بردہ کی شرح علامہ خرپوطی میں نمبر ۵۳ کے بعد والا شعر (حتی اذا طلعت الخ) نہیں ہے اس طرح قصیدہ کے اشعار کی تعداد ۱۶۰ ہے اور یہی صحیح ہے جب کہ سلام رضا کے اشعار ۱۷۱ ہیں۔

(۱) سبط حسن ضیغم، سید: مقدمہ قصیدہ بردہ شریف (پیکجز) ص ۲۷

مولانا کوثر نیازی نے سلام رضا پر بڑا خوبصورت تبصرہ کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

آپ سب جانتے ہیں میں ادب کا طالب علم ہوں، بُرا بھلا شعر بھی کہہ لیتا ہوں۔ اردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں کا نعتیہ کلام میں نے دیکھا ہے اور بالاستیعاب دیکھا ہے، میں بلا خوفِ تردید کہتا ہوں کہ تمام زبانوں اور تمام زمانوں کا پورا نعتیہ کلام ایک طرف اور شاہ احمد رضا کا سلام:

''مصطفٰے جانِ رحمت پر لاکھوں سلام''

ایک طرف۔ دونوں کو ایک ترازو میں رکھا جائے تو احمد رضا کے سلام کا پلڑا پھر بھی جھکا رہے گا۔ میں اگر یہ کہوں کہ یہ سلام اردو زبان کا ''قصیدہ بردہ'' ہے تو اس میں ذرّہ بھر بھی مبالغہ نہیں ہوگا (۱)

عظیم جذبات نگار ادیب و شاعر مولانا حافظ مظہر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

میری شب کو بھی فروزاں کر بوصیری کی طرح
میں بھی لکھ کر لایا ہوں آقا قصیدہ نور کا[2]

امام احمد رضا بریلوی کے قصیدۂ نور کی طرف اشارہ کر گئے ہیں۔

ایک دوسری جگہ کہتے ہیں:

جہاں سے ملی تھی بوصیری کو چادر، جہاں کیف ساماں سے روحِ بلالی
وہاں لے کے آیا ہوں نعتوں کے گجرے، وہاں لے کے پہنچا درودوں کی ڈالی

(۱) کوثر نیازی، مولانا: امام احمد رضا خاں بریلوی، ایک ہمہ جہت شخصیت (ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی) ص ۲۱
(۲) مظہر الدین، حافظ: تجلیات (حریم ادب، راولپنڈی) ص ۱۱۴

قصیدہ بردہ کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جامعہ ازہر شریف کے علماء جمعرات کے دِن خصوصی محفل منعقد کیا کرتے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُحبّین کی بڑی جماعت شامل ہوتی تھی اور اس محفل میں قصیدہ بردہ پوری تعظیم وتکریم کے ساتھ پڑھا جاتا تھا (۱)

علامہ محمد شریف عدنان الصواف دمشقی فرماتے ہیں:

ہمارے ہاں شام میں قصیدہ بردہ کی تلاوت کے لئے باری باری گھروں میں مجالس منعقد کی جاتی ہیں جن میں دمشق کے اکابر علماء حاضر ہوتے ہیں مثلاً شیخ سید محمد مکّی کتّانی، عارف باللہ شیخ محمد ہاشمی، شیخ سید محمد شریف یعقوبی مرشد کبیر شیخ محمد علی دقر، محدث شیخ محمود یاسین، عارف باللہ شیخ عارف عثمان البانی، علامہ شیخ عارف صوّاف الدُّوَجی وغیرھم (۲)

راقم الحروف جب ستمبر ۱۹۹۹ء میں جناب سید وجاہت رسول قادری مدظلہ العالی صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے ہمراہ قاھرہ گیا تو وہاں جامعہ ازہر اور ازھری علماء کی زیارت سے مشرف ہوا، عزیزم ممتاز احمد سدیدی ہمیں اسکندریہ لے گئے جہاں امام بوصیری کا مزار مبارک ہے، چند قدموں کے فاصلے پر ان کے استاد اور مرشد شیخ ابوالعباس مُرسی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار ہے، مزار شریف کے ساتھ متصل مسجد میں جمعہ کے بعد ایک مجلس منعقد ہوتی ہے جس میں پورا قصیدہ پڑھا جاتا ہے، ایک بزرگ ہاتھ پر ہاتھ مار کر خاص عربی لے اور لہجے میں قصیدہ شریف

(۱) محمد شریف عدنان الصوّاف الدُّوَجی: مقدمہ المختصر فی شرح البردۃ (دمشق) ص ۹

(۲) ایضاً: المختصر فی شرح البردۃ، ص ۹

پڑھتے تھے اوران کے ساتھ مل کر حاضرین بھی پڑھتے تھے لطف کی بات یہ کہ حاضرین میں بوڑھے، جوان اور بچے ہر قسم کے لوگ موجود تھے، ان میں ایک آدھ آدمی آکر شامل تو ہوتا رہا لیکن اٹھ کر کوئی نہیں گیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور شیخ نے حاضرین میں ٹافیاں تقسیم کیں۔

حضرت علامہ بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے تو راقم نے سید صاحب سے گزارش کی کہ یہاں بیٹھ کر قصیدہ شریفہ پڑھیں، وہ تو جیسے پہلے ہی موقع کی تلاش میں تھے، قصیدہ پڑھنا شروع کیا اور کافی دیر تک پڑھتے رہے، الحمد للہ! وہاں قصیدہ شریفہ پڑھنے اور سننے کا لطف ہی دوسرا تھا۔

فروری ۲۰۰۴ء میں دوبارہ حاضری ہوئی تو قصیدہ بردہ کی محفل علامہ بوصیری کی مسجد میں منعقد تھی، پہلی دفعہ اس مسجد کی مرمت ہو رہی تھی۔

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ رضویہ، فیصل آباد کی دوسری منزل پر دورۂ حدیث پڑھاتے تھے، راقم الحروف بالکل کم سن تھا، ابھی درس نظامی کا آغاز ہی کیا تھا، صبح سات آٹھ بجے اوپر سے قصیدۂ بردہ شریفہ کی صدائے دلنواز سنائی دیتی تو پتا چل جاتا کہ دورۂ حدیث کا آغاز ہو گیا ہے، دوپہر ایک بجے آواز سنائی دیتی تو معلوم ہو جاتا کہ حدیث شریف کا درس ختم ہو گیا ہے۔

راقم الحروف کو بحمدہٖ تعالیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں انتیس سال حدیث شریف پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی، ہمیشہ یہ معمول رہا کہ درس کی ابتدا اور انتہا میں قصیدہ شریفہ پڑھا جاتا اور روزانہ ایک شعر شامل درس رہتا۔

ایک دفعہ عالمی مبلغ اسلام علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی مدظلہ العالی جامعہ نظامیہ رضویہ میں تشریف لائے، ان کے سامنے مجلس میں قصیدہ پڑھا گیا تو انہوں نے عربی لہجے میں قصیدہ پڑھا اور مشہور شعر کو اس طرح پڑھا:

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَی النَّبِیِّ وَاَھْلِ الْبَیْتِ کُلِّھِم

اس طرح دوسرے مصرع میں اہل بیت کا ذکر بھی آ گیا۔

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ قصیدہ بردہ بڑے ذوق و شوق سے سنا کرتے تھے اور خود بھی والہانہ کیف سے پڑھا کرتے تھے۔

آداب

قصیدۂ بردہ کے پڑھنے میں درج ذیل شرائط کا اہتمام کیا جائے تو جس مقصد کے لئے پڑھا جا رہا ہے اس کے حاصل کرنے میں زیادہ مفید ہوگا۔

(1) باوضو ہو (2) قبلہ رو ہو (3) اس کے الفاظ اور اعراب کو صحیح پڑھنے کا پورا اہتمام کیا جائے (4) پڑھنے والے کو اس کے معانی کا علم ہو، کیونکہ اگر پڑھنے والے کو معانی کا علم نہ ہو تو دعاؤں میں تاثیر نہیں ہوتی، جیسے ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے الحزب الاعظم کے مقدمہ میں بیان کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ تم اس حزب کے الفاظ کو اچھی طرح یاد کر لو اور اس کے معانی میں خوب غور کرو (اسی لئے راقم شرف قادری نے قصیدہ کا ترجمہ کر دیا ہے) (5) قصیدے کو نظم کے طور پر لے کے ساتھ پڑھا جائے کیونکہ یہ نظم میں لکھا گیا ہے نہ کہ نثر میں (6) اسے زبانی یاد کر لیا جائے (7) پڑھنے والے کو کسی صاحبِ اجازت کی طرف اجازت ہو (8) قصیدہ شریفہ کے ساتھ درود شریف

پڑھا جائے، لیکن درود شریف وہی ہونا چاہیے جو امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا ہے یعنی

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ورنہ قصیدہ مؤثر نہ ہوگا جیسے امام غزنوی سے منقول ہے کہ وہ ہر رات یہ قصیدہ اس مقصد کے لئے پڑھا کرتے تھے کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہو، لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی، انہوں نے ایک کامل شیخ کے سامنے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: شاید آپ اس کی شرائط پوری نہیں کرتے، امام غزنوی نے عرض کیا کہ جناب! میں تمام شرائط پوری کرتا ہوں، شیخ نے کچھ دیر مراقبہ کیا، پھر فرمایا: مجھے ناکامی کا راز معلوم ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ آپ وہ درود شریف نہیں پڑھتے جو امام بوصیری نے پڑھا ہے، امام بوصیری ان الفاظ سے درود شریف پڑھا کرتے تھے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

رہا یہ مسئلہ کہ امام بوصیری یہی درود شریف کیوں پڑھا کرتے تھے؟ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ جب انہوں نے قصیدہ مکمل کر لیا تو سیدِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا، اور جب یہ مصرع پڑھا:

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ

تو ٹھہر گئے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے پڑھو، امام نے عرض کیا حضور! اس شعر کے دوسرے مصرع کی مجھے توفیق نہیں دی گئی، یعنی میں دوسرا مصرع موزوں نہیں کر سکا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امام! یوں کہو:

وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ

امام کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کامل محبت تھی اس لئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمایا ہوا مصرع اس درود شریف میں شامل کر دیا جو ہر شعر کے بعد پڑھا جاتا ہے، اسی طرح قصیدہ بردہ کی شرح ''الشفاء'' میں بیان کیا گیا ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

یہ آٹھ شرائط ہوئیں، شرط نمبر 9 یہ ہے کہ یہ درود شریف ہر شعر کے بعد پڑھا جائے۔(۱)

اس قصیدے کی ایک مستند شرح میں ہے کہ جو شخص یہ قصیدہ شرائط کی رعایت کے ساتھ ہر جمعہ کی رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھے گا اس کا خاتمہ ایمان اور اسلام پر ہوگا (۲) ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قصیدہ کے اشعار بطور وظیفہ

علامہ خرپوتی شارح قصیدہ بردہ نے بعض اشعار کے فوائد بیان کئے ہیں، درج ذیل سطور میں ان ہی کے حوالے سے فوائد نقل کئے جاتے ہیں:

(۱) لولا الھویٰ لم ترق الخ جو شخص تکالیف و مصائب کی وجہ سے تنگدلی، غم اور پریشانی میں مبتلا ہو اس شعر کے حروف الگ الگ کر کے سیب پر لکھے اور اسے کھالے اور اگر شیشے کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر پانی پی لے تو بھی اس کی تنگدلی دور ہو جائے گی، الگ الگ حروف اس طرح لکھے جائیں (ل و ل ا ا ل ہ و ی — آخر تک) (خرپوتی، ص ۱۹)

---

(۱) عمر بن احمد الخرپوطی، علامہ: عصیدۃ الشھدۃ، ص ۴ (تمام شرائط اسی شرح سے ماخوذ ہیں)

(۲) ایضاً: ص: ۵

۲ فکیف تنکر حبًّا الخ کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے قصیدۂ شریفہ پڑھتے ہوئے یہ شعر تین مرتبہ پڑھا جائے (ص ۲۰)

۳ محضتنی النصح الخ اگر آدمی کو کسی شخص کے شرّ یا مکر کا خوف ہو تو یہ شعر ایک گول کاغذ پر لکھے، شعر بھی دائرے کی صورت میں لکھے اور اس کاغذ کو سر کے اگلے حصے پر پگڑی کے نیچے رکھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (ص ۳۰)

۴ واستفرغِ الدمع الخ اگر مطالعہ کے دوران کتاب کا کوئی مقام حل نہ ہو اور کسی طرح اس کی وضاحت ممکن نہ ہو تو یہ شعر ایک سو انیس بار پڑھیں، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ مقام حل ہو جائے گا۔ (ص ۵۳)

۵ ولاتُطِعْ منهما خصما الخ اور استغفر الله من قول الخ جب کوئی شخص گناہوں پر مصرّ ہو اور اس کا نفس توبہ کی طرف مائل نہ ہوتا ہو تو اسے چاہیے کہ نمازِ جمعہ کے بعد یہ دو شعر کاغذ پر لکھے اور اسے گلاب کے عرق سے دھوئے اور پی لے، پھر اسی جگہ قبلہ رو ہو کر بیٹھا رہے یہاں تک کہ عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ لے، اس دوران وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑاتا رہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کی توفیق مانگتا رہے، اس جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسے اپنے نفس پر غلبہ حاصل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے دل میں توبہ کا جذبہ ڈال دے گا۔ میرے بھائی! آپ کے لئے میری نصیحت یہ ہے کہ آپ عبادتوں میں تنگدلی سے بچیں اور باقاعدگی سے عبادتیں ادا کریں۔ (ص ۵۸)

٦ هوالحبیب الذی الخ جس شخص کو کوئی دنیاوی یا اخروی حاجت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ ایک مجلس میں ایک ہزار ایک مرتبہ یہ شعر پڑھے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ (ص ۷۸۔۷۷)

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اتنی تعداد میں نہ پڑھ سکے تو میرا تجربہ ہے کہ ہر وقت پڑھتا رہے، تو بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا بفضلہٖ تعالیٰ اس کی مراد پوری ہوتی ہے۔

(طیب الوردہ، ص ۳۵)

٧ لوناسبت قدرہ الخ اگر کوئی شخص سکراتِ موت کی شدت میں مبتلا ہو تو اس کے پاس یہ شعر پڑھا جائے اگر اس کا وقت پورا ہو چکا ہے تو فوت ہو جائے گا اور اگر وقت پورا نہیں ہوا تو تکلیف کی اس شدت سے رہائی پائے گا بفضل اللہ تعالیٰ (ص ۹۳)

٨ وقایۃ اللہ اغنت الخ اگر کسی جگہ وحشی درندوں کا خوف ہو تو یہ شعر سات یا نو دفعہ پڑھ کر اپنے اردگرد انگلی سے دائرہ بنا لے، ان شاء اللہ تعالیٰ درندے اس دائرے کے اندر داخل نہیں ہوں گے۔ (ص ۱۳۹)

٩ ماسامنی الدھر الخ سفر پر روانہ ہونے والا شخص یہ شعر ایک کاغذ پر لکھے، پہلا مصرع اپنے گھر چھوڑ جائے اور دوسرا اپنے ساتھ لے جائے، ان شاء اللہ تعالیٰ بخیریت گھر پہنچے گا۔ (ص ۱۴۰)

١٠ وبت ترقی الخ اگر کسی شخص کو جادو کے ذریعے اس کی بیوی سے روک دیا گیا ہو اور وہ اس سے مباشرت نہ کر سکے تو وہ تین انڈے لے کر پانی میں ابال لے اور ان کا چھلکا اتار دے، ان میں سے دو انڈوں پر پہلا مصرع (آدھا ایک پر

اور آدھا دوسرے پر) حروف مہملہ میں (یعنی بغیر نقطوں کے) لکھ دے،
دوسرا مصرع تیسرے انڈے پر لکھ دے، پہلے دو انڈے مرد کھالے اور تیسرا انڈہ
عورت کھالے۔ ان شاء اللہ العزیز جادو کا اثر زائل ہو جائے گا (ص ۱۷۴)
غازیٔ کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ یہ فوائد
بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ فوائد علامہ خرپوتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کئے
ہیں اب وہ اشعار نذر ناظرین ہیں جو ہمارے اجداد کرام سے ہمارے خاندان میں
عملاً معمول ہیں (طیب الوردہ، ص ۳۶)

اگر اَمِنْ تَذَکُّرِ جیرَان سے فَمَالِعَیْنَیْکَ تک تین اشعار کو شیشے کے برتن
پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھولیا جائے اور وہ پانی سرکش جانور (اسی طرح سرکش
انسان) کو پلایا جائے تو وہ فی الفور تابع ہو جائے۔

اور اگر یہ تینوں اشعار ہرن کی جھلی پر لکھ کر لکنت والے کے بازو پر باندھیں
تو لکنت ان شاء اللہ تعالیٰ دور ہو جائے گی اور وہ شخص بعون اللہ تعالیٰ فصیح اللسان ہو
جائے گا۔

فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا الخ اور مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ الخ (دو شعر)

جس شخص کے دل میں حزن و ملال یا تنگی ہو اسے یہ اشعار حروف مقطعہ
(الگ الگ حروف) میں لکھ کر کھلائیں ان شاء اللہ تعالیٰ مرض رفع ہو گا اور اگر شیشے پر
لکھ کر اور دھو کر پلائیں تو بھی مفید ہو گا، لیکن سیب پر لکھ کر دینا زیادہ مفید ہے۔

نیز یہ اشعار ہر قسم کے آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کریں اور چینی کے برتن میں

لکھ کر پلائیں تو چند روز میں شفاء حاصل ہو، بلکہ اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں باندھ لیں۔ (طیب الوردہ ۳۷۔۳۶)

حرفِ آخر

راقم کو قصیدۂ بردہ سے دیرینہ محبت ہے، کچھ عرصہ پہلے دل میں یہ بات آئی کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے "دلائل الخیرات" اور اس کی شرح "مطالع المسرات" کا ترجمہ کرنے کی تو سعادت حاصل کر چکا ہوں، قصیدہ بردہ کا بھی ترجمہ کرنا چاہیے، بقول شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ:

غرضِ نقشیست کز ما یاد ماند
که ہستی رانمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند در حالِ درویشاں دعائے

- مقصد یہ ہے کہ ایک نقش ہماری یادگار رہ جائے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میری ہستی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔
- ہوسکتا ہے کہ کوئی صاحب دل کسی دن ازراہِ مہربانی (مجھ ایسے) درویشوں کے بارے میں دعا کردے۔

الحمد للہ! ترجمہ مکمل ہوگیا، ایک دوست اسے شائع کرنے کے لئے لے گیا، اور ایسا لے گیا کہ پھر واپس ہی نہیں آیا۔

میں نے فرصت کو غنیمت جانا اور دوبارہ ترجمہ کردیا جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ فالحمد للہ تعالیٰ حمداً کثیراً۔

۱۷ ذوالحجہ ۱۴۱۶ھ ۶ مئی ۱۹۹۶ء کی رات دیر تک نیند نہ آئی، طبیعت میں بے چینی تھی، اسی بے کیفی میں قصیدہ بردہ کا ایک شعر زبان پر آ گیا "یَارَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا الخ اللہ تعالیٰ کی عنایت دیکھئے کہ یہ شعر پڑھتے پڑھتے، اسی وزن کے کچھ اشعار دل پر وارد ہونے لگے، مجھے اعتراف ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں، لیکن چند اشعار تیار ہو گئے جو راقم نے لکھ لئے، آج جب کہ قصیدہ مبارکہ اور اس کا ترجمہ چھپنے جا رہا ہے، قارئین کی ضیافت طبع کے لئے وہ اشعار بھی اس جگہ درج کر رہا ہوں۔ آئندہ صفحے پر ملاحظہ ہوں۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۳ ر صفر ۱۴۲۵ھ

۲۵ ر مارچ ۲۰۰۴ء

بسم الله الرحمٰن الرحيم

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى طَهِّرْ بَوَاطِنَنَا
عَنِ الرَّذَائِلِ وَ احْفَظْهَا مِنَ اللَّمَمِ
يَا رَبِّ بِالْمُجْتَبٰى نَوِّرْ لَطَائِفَنَا
بِالذِّكْرِ وَ الْفِكْرِ وَ الْعِرْفَانِ وَ الْحِكَمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ السَّادَاتِ فِيْ كَرَمٍ
مُعَلِّمُ النَّاسِ بِالتَّوْحِيْدِ وَ الْعِظَمِ
وَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَوْا فِيْ كُلِّ مَعْرَكَةٍ
بِالرُّشْدِ وَ الْخَيْرِ وَ الْإِيْمَانِ ذِي الْقِيَمِ
لَمَّا عَصَوْا اَمْرَهٗ جَهْلًا بِرِفْعَتِهٖ
صَارُوْا ذَوِي الذُّلِّ وَ الْخُسْرَانِ فِي الْاُمَمِ
صَارُوْا عَبِيْدَ كِلِنْتَنْ مُخْلِصِيْنَ لَهٗ
وَ اَصْبَحُوْا لُعْبَةً لِّلْعَانِدِ الْخَصِمِ
اَمَا تَرٰى مُسْلِمِيْ شِيْشَانَ فِيْ كَرَبٍ
وَ بُوْسَنَا اَهْلُهَا فِي الضَّيْمِ وَ الضَّرَمِ
وَ مَا تَرٰى مُؤْمِنِيْ كَشْمِيْرَ فِيْ حَنَقٍ
وَ فِي الْمَصَائِبِ وَ الْعُدْوَانِ وَ النِّقَمِ

۱۷۔ ذوالحجة ۱۴۱۶/۶/۵۔ مایو ۱۹۹۶م

○ اے میرے رب! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہمارے سینوں کو اوصافِ ذمیمہ سے پاک فرما، اور ہمارے سینوں کو گناہوں سے محفوظ فرما۔

○ اے میرے رب! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے ہمارے اطائف کو ذکر و فکر، معرفت اور حکمتوں سے منور فرما دے۔

○ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جود و کرم میں تمام سرداروں کے سردار ہیں۔ آپ تمام انسانیت کو توحید اور عظمتوں کی تعلیم دینے والے ہیں۔

○ مسلمان ہر معرکے میں ہدایت، نیکی اور گراں قدر ایمان کی بدولت سر بلند رہے

○ جب مسلمانوں نے آپ کی عظمت کو بھلا کر آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی تو اقوامِ عالم میں ذلیل اور خائب و خاسر ہو گئے۔

○ وہ کلنٹن کے مخلص غلام بن گئے اور پر عناد دشمن کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئے۔

○ کیا تم چیچنیا کے مسلمانوں کو درد و کرب میں نہیں دیکھ رہے؟ اور کیا بوسنیا کے مسلمانوں کو ظلم اور فقر و فاقہ کی وجہ سے غیظ و غضب میں نہیں دیکھتے؟

○ اور کیا تم کشمیر کے اہلِ ایمان کو مصائب، ظلم اور انتقام کی کئی قسموں کے سبب شدید غضب میں نہیں دیکھتے؟

نوٹ: پیشِ نظر قصیدہ کے بعض عربی اشعار میں چند جزوی ترمیمات اور ترجمہ میں بعض مقامات پر تقدیم و تاخیر حضرت شرفِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کئے گئے مشوروں کی روشنی میں کی گئی ہیں۔ ہیچمدان: ممتاز احمد سدیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفصل الاوّل فی الغزل وشِکوٰی الغرام

پہلی فصل غزل اور بیماریٔ عشق کے بیان میں

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ

کیا تو نے ذی سلم کے پڑوسیوں کی یاد کی وجہ سے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

آنکھ سے بہنے والے آنسو کو خون سے آلودہ کر دیا ہے؟

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوائے محبت چلی ہے

وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

اور اندھیرے میں اضم پہاڑ کی طرف سے بجلی چمکی ہے؟

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

پس تیری دو آنکھوں کو کیا ہوا؟ کہ اگر تو کہتا ہے رُک جاؤ تو وہ زیادہ بہتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمٖ

اور تیرے دل کو کیا ہے؟ کہ اگر تو کہتا ہے ہوش میں آ، تو زیادہ بے ہوش ہو جاتا ہے

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

کیا عاشق یہ گمان کرتا ہے کہ رازِ محبت، چشم گریاں

مَّابَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

اور دلِ بریاں کے درمیان چھپا رہ جائے گا؟

لَوْلَاالْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو محبت کے جال کا قیدی نہ ہوتا تو کھنڈروں پر آنسو نہ بہاتا

وَّلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور نہ ہی بان (درخت) اور اَعلم پہاڑ کے ذکر سے تیری نیند اُڑ جاتی

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَاشَهِدَتْ

پس تو کس طرح عشق کا انکار کرتا ہے؟ جب کہ آنسو اور دل کی بیماری

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

ایسے دو سچے گواہ تیری عاشقی کی گواہی دے رہے ہیں

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

غم عشق نے تیرے رخساروں پر اشکباری اور لاغری کے ایسے دو خط کھینچ دئے ہیں

مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

جن میں سے ایک گل بہار کی طرح زرد اور دوسرا شاخِ عَنَم کی طرح سرخ ہے

نَعَمْ سَرٰی طَیفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِی

ہاں رات کو میرے محبوب کا خیال آ گیا تو اس نے میری نیند چھین لی

وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت مین لذتوں کے درمیان دکھ کو حائل کر دیتی ہے

یَالَائِمِی فِی الْھَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَۃً

مجھے پر خلوص محبت میں ملامت کرنے والے! میں آپ کی

مِنِّی اِلَیكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

خدمت میں معذرت کرتا ہوں، اگر آپ انصاف کرتے تو ہر گز ملامت نہ کرتے

عَدَتْكَ حَالِی لَاسِرِّی بِمُسْتَتِرٍ

میرا حال آپ پر روشن ہو چکا، اب نہ تو میرا راز چغلخوروں سے

عَنِ الْوُشَاۃِ وَلَا دَائِیْ بِمُنْحَسِمِ

چھپنے والا ہے اور نہ ہی میری بیماری ختم ہونے والی ہے

مَحَّضْتَنِی النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُہٗ

آپ نے مجھے پر خلوص نصیحت کی ہے، لیکن میں اسے سنوں گا نہیں

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِی صَمَمِ

بے شک سچا محب ملامت کرنے والوں سے بہرہ ہوتا ہے

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

نصیحت کرنے والے بڑھاپے نے مجھے نصیحت کی تو میں نے اس پر تہمت لگائی

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

حالانکہ بڑھاپا نصیحت کرنے میں تہمتوں سے بہت دور ہوتا ہے

الفَصْلُ الثَّانِي: فِي التَّحْذِيرِ مِنْ هَوَى النَّفْسِ

دوسری فصل خواہش نفس سے ڈرانے کے بارے میں

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

اس لئے کہ برائی کا حکم دینے والے میرے نفس نے اپنی جہالت کی وجہ سے

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

ڈرسنانے والے بڑھاپے اور پیرانہ سالی کی نصیحت نہیں مانی

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرٰى

اور میرا نفس اس مہمان کے لئے نیک اعمال کی مہمانی بھی تیار نہ کرسکا

ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

جو میرے سر پر پوری بے تکلفی کے ساتھ اتر آیا ہے

لَوْكُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُهٗ

اگر مجھے علم ہوتا کہ میں اس کی تعظیم نہیں کرسکوں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَالِیْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو میں اس کے ظاہر ہونے والے راز (بالوں کی سفیدی) کو خضاب سے چھپا دیتا

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا

کون ہے جو میرے سرکش نفس کو اس کی گمراہی سے روکے؟

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے سرکش گھوڑے کو لگاموں سے روکا جاتا ہے

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تو گناہوں کے ذریعے اس کی خواہش کو ختم کرنے کا ارادہ نہ کر

اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

بے شک زیادہ کھانا بہت کھانے والے کی خواہش کو زیادہ کردیتا ہے

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی

نفس بچے کی طرح ہے۔ اگر تو اسے آزاد چھوڑ دے گا تو وہ دودھ پینے کی

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

محبت پر جوان ہوجائے گا اور اگر تو سختی سے دودھ چھڑا دے گا تو چھوڑ دے گا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ

تو نفس کی خواہش کو سختی سے روک دے اور اس بات سے ڈر کہ اسے اپنے اوپر حاکم بنا دے

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْيَصِمِ

بے شک خواہش جب حاکم بنتی ہے تو ہلاک کر دیتی ہے یا عیب لگا دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهْيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

جب نفس اعمالِ خیر میں مصروف ہو تو اس کی کڑی نگرانی کرو

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور اگر وہ اعمال کی چراگاہ میں نفسانی لذت محسوس کرے تو اسے فوراً روک دو

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

ظالم نفس نے بہت دفعہ مُہلک لذتیں اس طرح حسین بنا کر مرد کے سامنے

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

پیش کر دیں کہ اسے معلوم ہی نہ ہو سکا کہ چکنائی میں زہر بھرا ہوا ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

نفس کی خفیہ سازشوں، بھوک اور شکم سیری سے ڈرو

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

کیونکہ اکثر بھوک کی شدت، بدہضمی سے زیادہ مضر ہوتی ہے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

اس آنکھ سے بکثرت آنسو بہاؤ جو حرام چیزوں سے

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

بھری ہوئی ہے اور پوری ہوشیاری سے ندامت پر پہرہ دو

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

نفس اور شیطان کی مخالفت اور نافرمانی کرو

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور اگر وہ مخلصانہ نصیحت کریں تو بھی ان پر بھروسہ نہ کرو

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

ان میں سے کسی کی بات نہ مان، خواہ وہ فریق مخالف ہو یا ثالث

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

کیونکہ تو فریقِ مخالف اور ثالث کے فریب کو اچھی طرح جانتا ہے

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

میں بارگاہِ الٰہی میں اس گفتار کی معافی مانگتا ہوں جو کردار سے خالی ہو،

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمِ

ایسی گفتگو کیا ہے؟ جیسے بانجھ عورت کی طرف اولاد کی نسبت کرنا

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

میں نے تمہیں نیکی کا حکم دیا اور خود اس پر عمل نہیں کیا،

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

میں نےخو د استقامت اختیار نہیں کی، لہذا اگر تمہیں استقامت کا حکم دوں تو اس کی کیا حیثیت؟

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

(صد افسوس!) میں نے موت سے پہلے نوافل کا زاد راہ تیار نہیں کیا

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

اور فرض کے علاوہ نہ نماز پڑھی اور نہ روزہ رکھا

الفصل الثّالثُ فِی مَدْحِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

تیسری فصل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت میں

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَا الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے اس ذات اقدس کی سنت پر ظلم کیا جنہوں نے رات کو یہاں تک

اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

زندہ رکھا کہ آپ کے پاؤں مبارک سوجن کی وجہ سے علیل ہو گئے

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَہٗ وَطَوٰی

اور اس ذات اقدس نے بھوک کے پیش نظر اپنی انتڑیوں کو باندھا اور

تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

اپنے ناز پرورده پہلو کو پتھر کے نیچے کس دیا

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

سونے کے پہاڑوں نے آپ کی ذات مقدسہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

تو آپ نے ان کے سامنے بے مثال بلند ہمتی کا مظاہرہ فرمایا

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ

شدید احتیاج نے ان پہاڑوں سے آپ کی بے نیازی کو مستحکم کردیا

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

بے شک ضرورتیں خداوندی عصمتوں پر غالب نہیں آ سکتیں

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

ضرورت اس ذات اقدس کو دنیا کی طرف کس طرح بُلا سکتی تھی ؟

لَّوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

جو اگر نہ ہوتے تو دنیا عدم سے معرضِ وجود میں نہ آتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سرور ہر دو جہاں، سید انس و جاں

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

اور انسانیت کے ہر دو طبقوں عرب وعجم کے سردار ہیں

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ

ہمارے نبی محترم نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے منع کرنے والے ہیں

اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

کائنات میں نفی واثبات کی بات میں کوئی آپ سے زیادہ سچا نہیں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

آپ وہ محبوبِ گرامی ہیں، کہ نازل ہونے والی مصیبتوں میں سے

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ہر مصیبت کے وقت آپ کے شفاعت گی امید کی جاتی ہے

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ

آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت کی طرف بلایا، تو جنہوں نے

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

آپ کا دامن تھام لیا انہوں نے ناقابلِ شکست رسّی کو تھام لیا

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صورت وسیرت میں تمام انبیا سے بلند و برتر ہیں

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٖ

اور دوسرے انبیاء کرام علم و کرم میں آپ کے مرتبے کے قریب بھی نہیں پہنچے

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

تمام انبیاء کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک چلو

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِّنَ الدِّيَمٖ

اور آپ کی موسلا دھار بارش کے ایک چھینٹے کے طلب گار ہیں

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

تمام انبیاء کرام آپ کی بارگاہ میں اپنے اپنے مقام پر کھڑے

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْمِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمٖ

دائرۂ نبوت کے مرکز یا کلامِ الٰہی کے شارح سے علم حاصل کر رہے ہیں

فَهُوَالَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کا ظاہر و باطن معراجِ کمال کو پہنچا

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمٖ

پھر خالق ارواح نے آپ کو محبوبیت اور رسالت کے لئے منتخب فرمالیا

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ

پیکرِ حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے

فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

اس لئے کہ آپ کی ذات میں پائی جانے والی حقیقتِ حسن ناقابل تقسیم ہے

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ

عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں جو کچھ کہا اسے چھوڑ دو

وَاحْکُمْ بِمَاشِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ

اس کے علاوہ حضور کی نعت میں جو چاہو کہو اور مان لو

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

پس آپ کی ذات اقدس کی طرف جو فضیلت چاہو منسوب کردو

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

اور آپ کے مقام اور مرتبے کی نسبت سے جو عظمت چاہو بیان کردو

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی کوئی

حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

حد نہیں ہے جسے کوئی انسان اپنی زبان سے کماحقہ بیان کر سکے

لَوْنَاسَبَتْ قَدْرَهٗ آيَاتُهٗ عِظَمًا
اگر آپ کے اسمائے مبارکہ، عظمتوں میں آپ کے مرتبے کے مناسب
اَحْيَا اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ
ہوتے تو جب آپ کا نام نامی لیا جاتا تو بوسیدہ ہڈیاں زندہ ہو جاتیں
لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَا الْعُقُوْلُ بِهٖ
حضور نے ہم پر شفقت فرماتے ہوئے ہمیں ایسی چیز کی تعلیم نہیں دی جس کے ادراک سے
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ
عقلیں عاجز رہ جائیں لہذا ہم شک اور وہم کا شکار نہیں ہوئے
اَعْيَا الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
آپ کے باطن کے کمال کے جان لینے نے ساری مخلوق کو عاجز کر دیا ہے
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ
پس ہر کوئی خواہ وہ قریب ہو یا بعید بے بس دکھائی دیتا ہے۔
كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
جیسے سورج دور سے آنکھوں کو چھوٹا دکھائی دیتا ہے
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ
اور قریب سے دیکھیں تو آنکھوں کو چندھیا دیتا ہے

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

وہ سوئے ہوئے لوگ دنیا میں آپ کی حقیقت کو کیسے پاتے ہیں

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو آپ کے بارے میں خواب پر اکتفا کئے بیٹھے ہیں

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

آپ کے بارے میں ہمارے علم کی حد یہ ہے کہ آپ

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

انسان ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل ہیں

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

سب رسول جو لائے جتنے معجزے بھی لائے

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

وہ ان تک آپ ہی کے نور سے پہنچے

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

کیونکہ آپ وہ آفتاب فضیلت ہیں کہ انبیاء کرام جس کے ستارے ہیں

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

جو اس کے اجالوں کو اندھیروں میں لوگوں کے لئے ظاہر کرتے ہیں

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
حضور کی صورت کتنی دل کش ہے، جسے خلق عظیم نے چار چاند لگا دئے ہیں
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ
آپ سراپا حسن ہیں اور خندہ پیشانی آپ کی شناخت ہے
كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
آپ تروتازگی میں کھلے ہوئے پھول کی طرح اور عظمت میں چودھویں کے چاند کی طرح
وَّالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ
جود و سخا میں سمندر کی طرح اور عالی ہمتوں میں زمانے کی طرح ہیں
كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
جب تم آپ سے ملاقات کرو تو آپ تنہا ہوتے ہوئے بھی اتنے بارعب ہیں
فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ
جیسے آپ ایک فوج میں ہیں یا خادموں کے ہجوم میں
كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ
یوں معلوم ہوتا ہے کہ سیپی میں چھپا ہوا موتی آپ کی گفتگو اور تبسم کی
مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ
دو کانوں (مبارک زبان اور ہونٹوں) سے برآمد ہوا ہے

لَاطِیْبَ یَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَہٗ

کوئی خوشبو اس مٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو آپ کے جسم مبارک کو چھو رہی ہے

طُوْبٰی لِمُنْتَشِقٍ مِّنْہُ وَمُلْتَثِمٖ

خوشخبری ہے اسے سونگھنے اور چومنے والے کے لئے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ مَوْلِدِہٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوتھی فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بیان میں

اَبَانَ مَوْلِدُہٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِہٖ

آپ کی ولادت باسعادت نے آپ کی ذات اقدس کا معطر ہونا ظاہر کر دیا

یَاطِیْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْہُ وَّمُخْتَتَمٖ

سبحان اللہ! آپ کی ابتداء اور انتہا کی مہک کتنی روح پرور ہے؟

یَوْمٌ تَفَرَّسَ فِیْہِ الْفُرْسُ اَنَّھُمْ

یہ وہ دن تھا کہ ایرانیوں نے اپنی فراست سے جان لیا تھا

قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمٖ

کہ انہیں سختی اور عذاب کی آمد سے ڈرایا گیا ہے

وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَھُوَمُنْصَدِعٌ

شاہِ ایران کے محل میں شگاف پڑ گئے اور اس کے اجزا

کَشَمْلِ اَصْحَابِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمِ

شاہِ ایران کے لشکر کی طرح ایسے بکھرے کہ پھر جمع نہ ہو سکے

وَالنَّارُ خَامِدَۃُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

آتشکدہ ایران کی آگ اپنے اوپر افسوس کی وجہ سے سرد پڑ گئی

عَلَیْہِ وَالنَّھْرُ سَاھِیُ الْعَیْنِ مِنْ سَدَمِ

اور نہر ساوہ کا پانی دکھ کی وجہ سے اپنا راستہ بھول گیا

وَسَاءَ سَاوَۃَ اَنْ غَاضَتْ بُحَیْرَتُھَا

اور ساوہ والوں کو اس بات نے شدید صدمہ پہنچایا کہ انکا چھوٹا سا دریا خشک ہو گیا

وَرُدَّ وَارِدُھَا بِالْغَیْظِ حِیْنَ ظَمِیْ

اور پیاس کے وقت اس کے پاس آنے والے کو غصے کے ساتھ واپس کیا گیا

کَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا شدتِ غم کی وجہ سے آگ میں پانی کی تری

حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

آگئی اور پانی میں آگ کی گرمی آگئی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

جن ولادت باسعادت کا اعلان کر رہے تھے اور انوار چمک رہے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمٍ

اور حق الفاظ و معانی سے ظاہر ہو رہا تھا

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

کفار اندھے اور بہرے ہو گئے، چنانچہ خوشخبریوں کا

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمْ

اعلان سنا نہیں گیا اور ڈرانے کی بجلی دیکھی نہ گئی

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

ان کی یہ حالت اس کے بعد تھی کہ ان کے کاہنوں نے انہیں

بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمْ

یہ خبر دے دی تھی کہ تمہارا ٹیڑھا دین قائم نہیں رہ سکے گا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ وہ آسمانوں کے کناروں پر زمین کے بتوں کی تعداد میں

مُّنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمٍ

ٹوٹنے والے شہاب (شعلے) دیکھ چکے تھے

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٍ "

یہ شعلے برستے رہے یہاں تک کہ وحی کے راستے سے

مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْ اِثْرَ مُنْهَزِمٍ

پسپا ہو کر ایک شیطان دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگا

کَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

وہ اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے ابرہہ کے لشکری تھوں

اَوْ عَسْکَرٌ بِالْحَصٰی مِنْ رَّاحَتَیْهِ رُمِیْ

یا وہ لشکر جسے حضور اقدس کے مبارک ہاتھوں سے کنکریاں ماری گئیں

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا

کنکریوں نے آپ کی مٹھیوں میں تسبیح پڑھی اس کے بعد انہیں پھینکا گیا

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمٍ

جس طرح تسبیح پڑھنے والے (حضرت یونس) کو مچھلی کے پیٹ سے باہر لایا گیا

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی مُعْجِزَاتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

پانچویں فصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے بیان میں

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهٖ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آپ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے حاضر ہوئے

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

اور پاؤں نہ ہونے کے باوجود پنڈلیوں کے بل چل کر آپ کے حضور حاضر ہوگئے

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا کَتَبَتْ

گویا ان تنوں نے اس تحریر کے لئے سیدھی لکیریں کھینچ دیں

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمٖ

جو ان کی شاخوں نے جدید خط میں راستے کے درمیان لکھ دی تھی

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً

جیسے بادل کا ٹکڑا وہاں جاتا جہاں زینت مسند رسالت تشریف لے جاتے

تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیٖ

اور حضور کو تنور ایسی ہوا کی گرمی سے بچاتا جو دوپہر کے وقت سخت گرم ہوتی

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

میں دو ٹکڑے ہونے والے چاند (کے رب) کی قسم کھاتا ہوں کہ ٹھیک چاند کو

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

نسب ضیاء میں آپ کے دل اقدس سے نسبت ہے جس کی بنا پر یہ قسم حق ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمِ

اور قسم ہے اس خیر و کرم (کے مالک) کی جس پر غار ثور مشتمل تھی

وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

اس حال میں کہ کافروں کی ہر آنکھ اس پیکر حسن و کرم کے دیکھنے سے اندھی تھی

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا

پیکر صداقت اور صدیق دونوں غار میں تھے انہیں قضا وقدر سے کوئی شکایت نہ تھی

وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

اور کفار کہہ رہے تھے کہ غار میں تو کوئی بھی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلَى

کافروں نے گمان کیا کہ مکڑی نے کائنات کی سب سے افضل ہستی پر جالا نہیں تنا

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

اور کبوتری آپ کے گرد محو خرام نہیں ہو سکتی

وَقَایَةُ اللّٰہِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے آپ کودوہری زرہوں اور

مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

پتھر کے بلندوبالا قلعوں سے بے نیاز کر دیا

مَاسَامَنِی الدَّھْرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِہٖ

زمانے والوں نے جب بھی مجھے ازراہِ ظلم تکلیف دی اور میں نے آپ کی پناہ مانگی

اِلَّاوَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْہُ لَمْ یُضَمِ

تو مجھے آپ کی طرف سے ایسی پناہ مل گئی جس پر ظلم نہیں کیا گیا

وَلَاالْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِہٖ

اور میں نے کبھی آپ کے دستِ اقدس سے دنیا وآخرت کی دولت نہیں مانگی

اِلَّااسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمِ

مگر میں نے اس ہاتھ سے دلی مراد پالی جو سب سے زیادہ چومنے کے لائق ہے

لَاتُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاہُ اِنَّ لَہٗ

تم آپ کے خواب کی وحی کا انکارنہ کروکیونکہ آپ کا

قَلْبًا اِذَانَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

دل اقدس وہ ہے کہ جب آنکھیں محوِ استراحت ہوتی ہیں تو وہ نہیں سوتا

وَذَاكَ حِينَ بُلُوغٍ مِّنْ نُبُوَّتِهٖ

یہ حال اس وقت تھا جب آپ اعلانِ نبوّت کے مرتبے کو پہنچے

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور ایسے حال میں خواب دیکھنے والے کے حال کا انکار نہیں کیا جا سکتا

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

اللہ تعالیٰ بڑی برکتوں والا ہے، وحی کوشش سے حاصل ہونے والی چیز نہیں

وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ ہی کسی نبی پر غیب کی خبر کے سلسلے میں جھوٹ کی تہمت لگائی جا سکتی ہے

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

بہت دفعہ آپ کی ہتھیلی نے بیمار کو چھو کر تندرست کر دیا

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

اور حاجت مند کو قیدِ جنون سے رہائی عطا فرما دی

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ

حضور کی دعا نے قحط زدہ سال کو سرسبز کر دیا یہاں تک کہ

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

وہ سال، تاریک زمانوں میں چمکتی ہوئی پیشانی کے مشابہ ہو گیا

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

یہ جل تھل ایسے بادل کی وجہ سے ہوا جو کھل کر برسا، یہاں تک کہ تم

سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْسَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

وادیوں کے بارے میں گمان کرتے کہ یہ دریا کا سیلاب ہے یا عَرِم کا طوفان

الفصلُ السادسُ فی شَرَفِ الْقُرْآنِ وَمَدْحِهٖ

چھٹی فصل قرآن پاک کی فضیلت اور اس کی تعریف میں

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

مجھے حضور کے وہ معجزے بیان کرنے دیجئے جو پہاڑ پر جلنے والی

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

مہمانی کی آگ کی طرح ہر کسی کو سر کی آنکھوں سے دکھائی دیتے ہیں

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوْ مُنْتَظِمٌ

اس لئے کہ موتی ہار میں پرویا ہوا ہو تو اس کی سج دھج بڑھ جاتی ہے

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

اگرچہ پرویا ہوا نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کی ذاتی قدر و قیمت کم نہیں ہوتی

فَمَا تَطَاوَلَ آمَالُ الْمَدِيحِ اِلٰی

حضور کے اخلاق جمیلہ اور اوصافِ حمیدہ کے بارے میں

مَافِیہِ مِنْ کَرَمِ الْاَخلَاقِ وَالشِّیَمِ

نعت کہنے والے کی آرزوئیں کتنی لمبی اور کتنی دراز ہیں؟

آیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

نہایت مہربان ذات کی طرف سے نازل ہونے والی برحق آیات نزول کے اعتبار سے حادث

قَدِیمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

لفظ و معنی کے اعتبار سے خود قدیم اور قدیم ذات کی صفت ہیں

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا

وہ آیات کسی خاص زمانے سے وابستہ نہیں ہیں تاہم

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

ہمیں آخرت کے احوال اور عاد و اِرَم کے قصوں کی خبر دیتی ہیں

دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَةٍ

یہ آیاتِ قرآنیہ ہمارے پاس رہیں اور انبیاء کرام کے ہر معجزے سے

مِنَ النَّبِیِّینَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

بلند و برتر ہوئیں، کیونکہ وہ معجزات آئے اور ہمیشہ نہیں رہے

مُحْکَمَاتٌ فَمَا یُبْقِیْنَ مِنْ شُبَہٍ

یہ آیات اتنی مستحکم ہیں کہ ناقابلِ تبدیل ہیں اور کسی بد بخت کا

لِّذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا یَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمٍ

شبہہ رہنے نہیں دیتیں اور نہ ہی کسی منصف سے فیصلہ طلب کرتی ہیں

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

ان آیات سے جب بھی جنگ کی گئی تو بڑے سے بڑے دشمن نے

اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْھَا مُلْقِیَ السَّلَمٖ

جنگ چھوڑ کر ان کے سامنے ہتھیار ڈال دئے

رَدَّتْ بَلَاغَتُھَا دَعْوٰی مُعَارِضِھَا

ان کی بلاغت نے مقابلہ کرنے والے کے دعوے کو اس طرح رد کر دیا

رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمٖ

جس طرح غیرت مند آدمی مجرم کا ہاتھ اپنے اہل خانہ سے جھٹک دیتا ہے

لَھَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ

ان آیات کے عظیم معانی سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے کی

وَّفَوْقَ جَوْھَرِہٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِیَمٖ

تائید کرتے ہیں اور حسن اور قیمتوں میں اسکے موتیوں سے بڑھ کر ہیں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا

ان آیات کے عجائب حدّ وحساب سے باہر ہیں

وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِکْثَارِ بِالسَّأَمِ

اور کثرت کے باوجود ان کی خریداری کا ارادہ بے رغبتی سے نہیں (شوق سے) کیا جاتا ہے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ

ان آیات کی بدولت ان کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں تو میں نے

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

اسے کہا کہ تو اللہ کی رسّی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھ

اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰی

اگر تو دوزخ کی آگ کی تپش کے خوف سے ان آیات کی تلاوت کرے گا

اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰی مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

تو ان کے ٹھنڈے چشمے سے دوزخ کی تپش کو ختم کر دے گا

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ

یہ آیات گویا حوض کوثر ہیں جہاں گنہگار کوئلوں کی طرح

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

سیاہ چہرے لے کر آئیں گے اور چاند ایسے چہرے لے کر جائیں گے

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً

نیز آیات قرآنیہ پل صراط کی طرح سیدھی اور انصاف میں

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

ترازو کی طرح ہیں، ان کے بغیر لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوسکتا

لَاتَعْجَبَنْ لِّحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا

تم اس بڑے حاسد پر ہرگز تعجب نہ کرو جو خوب دانا اور

تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

سمجھ دار ہوکر جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان آیتوں کا انکار کرتا ہے

قَدْتُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ

بعض اوقات آنکھ درد کی وجہ سے سورج کی روشنی کو ناگوار جانتی ہے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ بیماری کے سبب میٹھے پانی کو بدمزہ محسوس کرتا

الفصلُ السابعُ: فِیْ اِسْرَائِه وَمِعْرَاجِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتویں فصل: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسراء اور معراج کے بیان میں

یَاخَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ

اے ان سخیوں کے تاجدار! جن کے آستانے کا سوالی قصد کرتے ہیں

سَعْیًا وَفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

پیدل دوڑتے ہوئے اور تیز رفتار اونٹنیوں کی پشتوں پر سوار ہوکر

وَمَنْ هُوَ الْاٰیَةُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ

اے وہ مبارک ہستی جن کا وجود توحید باری پر استدلال کرنے والے کے لئے سب سے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمٍ

بڑا نشان ہے اور قدر کرنے والے کے لئے عظیم نعمت ہے

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلًا اِلٰی حَرَمٍ

آپ نے حرمِ مکہ سے حرم بیت المقدس تک رات کی ایک ساعت میں سفر کیا

کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

جس طرح چودھویں رات کا چاند گھپ اندھیروں والی رات میں سفر کرتا ہے

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

آپ ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے کمان کے دو کناروں جتنے

مِّنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

قرب کا وہ مرتبہ حاصل کرلیا جس تک کوئی نہیں پہنچا اور نہ ہی اس کی تمنا کی جاسکتی ہے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا

تمام انبیاء نے بیت المقدس میں آپ کو آگے کر دیا

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

جس طرح مخدوم کو خادموں سے آگے کیا جاتا ہے

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

آپ ساتوں آسمانوں کو طے کرتے ہوئے انبیاء کرام کے پاس سے

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

فرشتوں کی ایسی جماعت میں گزرے جس میں آپ صاحبِ نشان سردار تھے

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ آپ نے کسی آگے بڑھنے والے کے لئے قرب کی کوئی انتہا

مِّنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

نہیں چھوڑی اور نہ اوپر جانے والے کے لئے اوپر جانے کا کوئی مقام چھوڑا

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

آپ نے ہر مرتبے کو اپنے مرتبے کی نسبت پیچھے چھوڑ دیا

نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

جب آپ کو منفرد اور مشہور شخصیت کی طرح بلندی کی طرف بلایا گیا

کَیْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ

یہ ندا اس لئے کی گئی کہ آپ تمام آنکھوں سے پوشیدہ وصال سے شاد کام

عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتِمٍ

ہوں اور ایسے راز سے واقف ہوں جو تمام مخلوق سے مخفی ہے

فَحُزْتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَكٍ

پس آپ نے ہر فضیلت بغیر کسی کی شرکت کے حاصل کر لی

وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحَمٍ

اور آپ ہر مقام سے بغیر کسی مزاحمت کے گزر گئے

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّیْتَ مِنْ رُّتَبٍ

اور آپ کو جو رتبے عطا کئے گئے ان کی مقدار بہت عظیم ہے

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِیْتَ مِنْ نِّعَمٍ

اور جو عظیم نعمتیں آپ کو دی گئی ہیں ان کا صحیح طور پر سمجھنا بہت مشکل ہے

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

اے گروہِ اسلام! ہمارے لئے یہ عظیم خوشخبری ہے کہ ہمارے لئے

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرُ مُنْهَدِمِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایسا ستون ہے جو کبھی منہدم ہونے والا نہیں

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

وہ ہستی جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلایا جب انہیں

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

اللہ تعالیٰ نے افضل الرسل کے عنوان سے بلایا تو ہم افضل ترین امت ہو گئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ: فِيْ جِهَادِ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آٹھویں فصل: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جہاد کے بیان میں

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدَا اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ

آپ کی تشریف آوری کی خبروں نے دشمنوں کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے شیر کی دھاڑ بے خبر بکریوں کو پریشان کر کے بھگا دیتی ہے

مَازَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ

حضور ہر معرکے میں کافروں کا مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ

حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمٖ

دشمن نیزے کے سبب تختۂ قصاب کے گوشت کے مشابہ ہو گئے

وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِہٖ

کفار نے اس شدت سے بھاگنا چاہا کہ اس خواہش کی بنا پر قریب تھا کہ

اَشْلَاءً شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمٖ

عقابوں اور گدھوں کے ساتھ بلند ہونے والے گوشت کے ٹکڑوں پر رشک کرتے

تَمْضِی اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَھَا

راتیں گزر رہی تھیں اور کفار کو ان کی گنتی معلوم نہیں ہوتی تھی

مَالَمْ تَکُنْ مِّنْ لَّیَالِی الْاَشْھُرِ الْحُرُمٖ

جب تک کہ وہ حرمت والے مہینوں کی راتیں نہیں ہوتی تھیں

کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَھُمْ

گویا اسلام ایسا مہمان تھا جو ان کے صحن میں ہر ایسے

بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدَا قَرِمٖ

سردار کو لے کر اترا تھا جو دشمنوں کے گوشت کا شوقین تھا

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

اسلام دریا ایسے لشکر کو گھوڑوں کی پشتوں پر کھینچ لایا

يَرْمِي بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

وہ لشکر دلاوروں کے باہم ٹکرانے والے تیروں اور نیزوں کو اچھالتا تھا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار اور طالب ثواب تھا

يَسْطُوْ بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

کفر کو بیخ وبُن سے اکھیڑنے والے ہتھیار سے حملہ کرتا تھا

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ

یہاں تک کہ ملت اسلامیہ جو پہلے غریب الوطن تھی

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

ان مجاہدین کی بدولت اپنے عزیز واقرباء سے مل گئی

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

ان مجاہدین کی بدولت ملتِ اسلامیہ ہمیشہ کے لئے بہترین باپ

وَّخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور بہترین شوہر کی حفاظت میں آگئی، لہذا نہ یتیم ہوئی اور نہ بیوہ

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

وہ استقامت کے پہاڑ تھے اُن کے بارے میں اُن سے ٹکرانے

مَاذَا رَاٰوا مِنْهُمْ فِیْ کُلِّ مُصْطَدَمِ

والے سے پوچھو کہ اس نے ہر معرکے میں ان سے کیا دیکھا؟

وَسَلْ حُنَیْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا

حُنین، بدر اور اُحد والوں سے موت کی ان قسموں کے بارے میں پوچھو

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰی مِنَ الْوَخَمِ

جو وبا سے زیادہ خطرناک ان پر نازل ہوئیں

اَلْمُصْدِرِی الْبِیْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

مجاہدین صحابہ کی سفید تلواریں دشمنوں کے سیاہ زلفوں والے

مِنَ الْعِدَا کُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

سروں میں داخل ہوتی تھیں تو وہ انہیں لہو رنگ واپس لاتے تھے

وَالْکَاتِبِیْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ

وہ خطّی نیزوں سے موت کی تحریر رقم کرتے تھے، ان کے قلموں نے

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

کسی کافر کے جسم کے حرف کو بغیر نقطے کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ

مجاہدین تیز ہتھیاروں سے مسلح ہوتے ہوئے اپنی علامت کی بناپر دشمنوں سے ممتاز ہوتے تھے،

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

گلاب کا پودا اپنی علامت کی بناپر کانٹے والے پودے سے ممتاز ہوتا ہے

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ

صحابہ کرام کی خوشبو تمہاری طرف فتح ونصرت کی ہوائیں بھیجتی تھی

فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

پس تم ہر دلاور کو غلافوں میں لپٹا ہوا گلاب گمان کرتے تھے

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

وہ مجاہدین زین کے کسنے کی وجہ سے نہیں بلکہ احتیاط کی

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شَدَّةِ الْحُزُمِ

شدت کی بناپر گویا چٹان پر اُگے ہوئے پودے تھے

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَا مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دل مجاہدین کی سختی کے خوف سے اُڑ گئے، چنانچہ وہ

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

بکری کے بچے اور دلیر سواروں کے درمیان فرق نہیں کر سکتے تھے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ

جس شخص کو رسول اللہ ﷺ کی نصرت وحمایت حاصل ہو

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اگر شیر بھی اس کے سامنے آجائیں تو وہ دم بخود رہ جاتے ہیں

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

تمہیں ایسا کوئی دوست نہیں ملے گا جسے آپ کی امداد نہ ملی ہو

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

اورکوئی دشمن نہیں دیکھوگے جس نے شکست نہ کھائی ہو

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ

حضور نے اپنی امت اجابت کو اپنے دین کے قلعے میں اتارا

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمِ

جس طرح شیر اپنے بچوں کے ساتھ جنگل میں اترتا ہے

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ

بہت دفعہ قرآن پاک نے حضور کے بارے میں جھگڑا کرنے والے کو

فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

زمین چاٹنے پر مجبور کردیا اور بارہا دلیل نبوت نے سخت دشمن کو مغلوب کردیا

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

زمانۂ جاہلیت میں ایک امّی ہستی کا نادرروزگار عالم ہونا

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيْبُ فِي الْيُتُمِ

اور ایک دُرِّ یتیم کا بے مثل اخلاق کا حامل ہونا تمہارے لئے بطور معجزہ کافی ہے

الفصلُ التاسِع: فِي التوسُّلِ بالنَّبيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

نو وِیں فصل: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنانے کے بارے میں

خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ

میں حضور کی خدمت میں نذرانۂ نعت پیش کر کے اس عمر کے گناہوں کی معافی

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

چاہتا ہوں جو شعروشاعری اور اہل دنیا کی ملازمتوں میں ضائع ہوگئی

اِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ

اس لئے کہ شاعری اور نوکری نے میرے گلے میں ایسا پٹا ڈال دیا ہے

كَاَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

جس کے انجام سے میں خوفزدہ ہوں، گویا میں ان دونوں کی وجہ سے قربانی کا اونٹ ہوں

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے دونوں حالتوں میں بچپنے کی گمراہی کی پیروی کی اور

حَصَلْتُ اِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

سوائے گناہوں اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں کیا

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِي تِجَارَتِهَا

ہائے افسوس! میری جان نے اپنی تجارت میں بری طرح نقصان اٹھایا

لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

اس نے دنیا کے بدلے میں دین کو خریدا اور نہ ہی سودا کیا

وَمَنْ يَّبِعْ آجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهِ

اور جو شخص اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دے اس کا

يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَّفِي سَلَمِ

نقصان ظاہر ہو کر رہے گا چاہے مال نقد ہو یا ادھار

اِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ

اگر میں نے گناہ کیا ہے تو نبی اکرم سے میرا رشتۂ ایمان ٹوٹنے والا نہیں

مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

اور نہ ہی آپ کی ذاتِ اقدس سے میری امید کی رسّی منقطع ہو سکتی ہے

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ

چونکہ میرا نام محمد رکھا گیا ہے اس لئے آپ کی بارگاہ اقدس سے میرے لئے ایک وعدہ ہے

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

اور آپ ساری خدائی میں سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں

اِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

اگر حضور ازراہِ احسان آخرت میں میرا ہاتھ نہ پکڑیں اور اگر عہد و پیمان

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

کی بنا پر دستگیری نہ فرمائیں تو کہنا: ہائے افسوس میرے قدم کی لغزش

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ

حضور کی بارگاہِ عالی اس سے کہیں بلند ہے کہ سوالی آپ کی عنایات سے

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

محروم رہے یا آپ کی پناہ لینے والا بے عزت واپس لوٹ جائے

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِیْ مَدَائِحَهٗ

جب سے میں نے اپنے افکار کو آپ کی نعتوں کیلئے وقف کیا ہے

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمِ

تو میرے وجدان نے کہا کہ حضور میری نجات کا بہترین التزام کرنے والے ہیں

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

حضور کی بارگاہ سے ملنے والی دولت مندی خاک آلود ہاتھ کو محروم نہیں کرے گی

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

بے شک بارش پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی پھول اُگا دیتی ہے

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِيْ اقْتَطَفَتْ

میرا ارادہ دنیا کی اس چمک دمک کو حاصل کرنا نہیں ہے جسے

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

زہیر بن سلمیٰ کے دونوں ہاتھوں نے ہرم بن سنان کی مدح کر کے سمیٹا تھا

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ: فِي الْمُنَاجَاةِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

دسویں فصل مناجات اور حاجتوں کے پیش کرنے کے بیان میں

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے خدائی کے تاج عزت و کرامت! عام بلا کے نازل

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

ہونے کے وقت آپ کے سوا میرا کون ہے؟ جس کی میں پناہ لوں

وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِیْ

یا رسول اللہ! اس وقت آپ کا مرتبہ میرے لئے ہرگز ناکافی نہیں ہوگا

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمٍ مُنْتَقِمِ

جب رب کریم انتقام لینے والے کی صفت کے ساتھ جلوہ گر ہوگا

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

اس لئے کہ آپ کے مرتبے کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ دنیا اور آخرت

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

آپ کی بخشش کا ایک حصہ اور لوح وقلم کا علم آپ کے معلومات کا بعض ہے

يَانَفْسُ لَاتَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے میری جان! تو بڑے گناہ کے سبب مایوس نہ ہو

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

بے شک بخشے جانے میں بڑے گناہ چھوٹے گناہوں جیسے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ جب میرا رب اپنی رحمتیں تقسیم فرمائے گا

تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِی الْقِسَمِ

تو اس کی رحمتیں گناہوں کے مطابق حصوں میں آئیں گی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
اے میرے رب! اپنی بارگاہ میں میری امید کے برعکس معاملہ نہ فرمانا
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ
اور جو تیری رحمت سے متعلق میرا گمان ہے اسے منقطع نہ فرما دینا
وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ
دنیا و آخرت میں اپنے اس بندے کو لطف و کرم سے نواز
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ
کیونکہ جب مصیبتیں اسے چیلنج کرتی ہیں تو اس کا صبر ہار جاتا ہے
وَأْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ
اپنی دائمی رحمت کے بادلوں کو اجازت عطا فرما
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ
کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار برستے رہیں
مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا
جب تک باد صبا بان نامی درخت کی شاخوں کو حرکت دیتی رہے
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ
اور جب تک ساربان سفید بالوں والے اونٹوں کو نغموں سے مست کرتا رہے

قصیدہ بردہ کے مصری نسخوں میں یہ اشعار بھی پائے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ قصیدہ بردہ سے زائد ہیں

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ

پھر راضی ہوا ابوبکر صدیق، عمر فاروق

وَّعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

علی مرتضیٰ اور صاحب سخاوت عثمان غنی سے

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ

اور پرہیزگار، پاکیزہ اطوار، بردبار اور سراپا کرم

اَھْلِ التُّقٰی وَالنَّقَا وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

اہل بیت عظام، صحابۂ کرام اور تابعین پر بھی برستے رہیں

یَارَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا

اے میرے رب! مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہمارے مقاصد پورے فرما

وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

اور اے وسیع کرم والے ہمارے پچھلے گناہوں کو معاف فرما

وَاغْفِرْ اِلٰهِیْ لِکُلِّ الْمُسْلِمِیْنَ بِمَا

اے اللہ! تمام مسلمانوں کو بخش دے اس کتاب مجید کے

یَتْلُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَفِی الْحَرَمِ

صدقے جسے تیرے بندے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف میں پڑھتے ہیں

بِجَاہِ مَنْ بَیْتُہٗ فِیْ طَیْبَۃٍ حَرَمٌ

اس ذات اقدس کے وسیلے سے جن کا گھر مدینہ منورہ میں حرم ہے

وَاِسْمُہٗ قَسَمٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْقَسَمِ

اور جن کا نام عظیم قسموں میں سے ایک قسم ہے

وَھٰذِہٖ بُرْدَۃُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ

یہ نبی مختار کا قصیدہ بردہ ہے جو مکمل کر دیا گیا ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ فِیْ بَدْءٍ وَّفِیْ خَتَمٍ

اور تمام تعریفیں ابتدا اور انتہا میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں

اَبْیَـاتُھَـاقَـدْاَتَـتْ سِتِّیْنَ مَـعْ مَـائَۃٍ
اس کے اشعارایک سو ساٹھ ہیں
فَـرِّجْ بِھَـاکَـرْبَنَـایَـاوَاسِـعَ الْـکَـرَمِ
اے وسیع کرم والے ان کے طفیل ہمارے دکھ، درد دور فرما

الحمدللہ! قصیدہ بردہ شریف کا ترجمہ ۱۱رمئی بروز اتوار شروع کیا تھا اور آج ۱۶رجون بروز پیر دو بجے دن مکمل ہوا، یادرہے کہ اس سے پہلے بھی ترجمہ کیا تھا اور شائع کرنے کے لئے ایک دوست کو دیا تھا لیکن اس نے نہ تو شائع کیا اور نہ ہی مسودہ واپس کیا۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

درود تاج

منسوب بہ حضرت سیدنا ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ بہت ہی مہربان نہایت رحم والے کے نام سے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۝

تاجدارِ کائنات، عظمتوں کی معراج پر فائز، براق کے شہسوار، اسلام کے علمبردار

دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ

جو بلائیں، وبائیں، قحط، بیماری اور دکھ

وَالْاَلَمِ ۝ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ

دور کرنے والے ہیں، آپ کا نام جنت کے در و دیوار پر لکھا ہوا، بلند و بالا،

مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۝

جس کا وسیلہ مقبول، اور جو لوح و قلم میں کندہ ہے۔

سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ

عرب اور عجم کے سردار ہیں، آپ کا جسم، مقدس، خوشبو میں بسا ہوا،

مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ○

ہر عیب سے پاک، بیت اللہ شریف اور حرم میں انوار کا سرچشمہ،

شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی

آپ دوپہر کے آفتاب، اندھیروں کے بدر منیر، بلندیوں کے صدر نشیں،

نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ○

ہدایت کے مینارۂ نور، مخلوق کے لئے جائے پناہ، تاریکیوں کے سراجِ منیر ہیں

جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط

جن کی صفات روح پرور، تمام امتوں کی شفاعتِ کبریٰ کے مالک

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ○ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ

سراپا جود و کرم، اللہ آپ کا محافظ،

وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ

جبریل امین آپ کے خادم، بُراق برق رفتار آپ کی سواری، معراج

سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ

آپ کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ آپ کا ایک مقام، قاب قوسین کا مرتبہ

مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ

آپ کا مطلوب، آپ کا مطلوب آپ کا مقصود اور آپ کا مقصود

مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ

آپ کو حاصل ہے، تمام رسولوں کے سرتاج، خاتم الانبیاء، گنہگاروں

الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ٥

کی شفاعت کرنے والے، غریبوں کے غمخوار، تمام جہانوں کیلئے رحمت

رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ

عاشقوں کیلئے راحت، اربابِ شوق کے لئے جانِ مراد، عارفوں کے

الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ

آفتاب، سالکوں کے لئے نیّر اعظم، مقربین کے لئے راہ نما،

مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ سَیِّدِ

فقیروں، غریبوں اور مسکینوں کے سرپرست شفقت رکھنے والے، جن وانس

الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا

کے سردار، حرمین شریفین کے نبی، دو قبلوں (بیت المقدس اور بیت اللہ) کے امام

فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ

دونوں جہانوں میں ہمارے لئے وسیلۂ نجات، صاحبِ "قاب قوسین" دونوں

رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ

مشرقوں اور مغربوں کے ربّ کے محبوب، سیدنا حسن

وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ

اور سیدنا حسین کے جدّ امجد، ہمارے اور تمام جنوں اور انسانوں کے سردار، ابوالقاسم

مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ۝

محمد بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے بلاواسطہ پیدا کئے ہوئے نور،

يَآ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

اے نورِ جمالِ مصطفٰے کے مشتاقو! آپ پر، آپ کی آل پاک

وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اور آپ کے تمام صحابہ پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو۔

رباعی

حضرت شاہ ابوسعید ابوالخیر مرشد گرامی، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خداوندا بگر دانی بلا را زہر آفت نگہ داری تو مارا

اے اللہ! بلاؤں کا رُخ پھیر دے ہمیں ہر آفت سے محفوظ فرما ۝

بحق آں دو گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زبوں گرداں زبردستانِ مارا

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دو زلفوں کے صدقے ہر غالب کو مغلوب کردے ۝

صَلَاةُ تُنَجِّينَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ بہت ہی مہربان نہایت رحم والے کے نام سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ

اے اللہ! ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے اور آپ کی آل پر

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ

ایسی رحمت نازل فرما جس کی بدولت تو ہمیں تمام خوفناک حالات

الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعِ

اور آفتوں سے نجات عطا فرما اور اس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں پوری فرما

الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ

اور اس کے صدقے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک فرما اور اس کے طفیل تو ہمیں

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا

اپنے پاس اعلیٰ درجات پر فائز فرما اور اس کے وسیلے سے تو ہمیں تمام بھلائیوں

بِهَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی

کے سب سے آخری درجے پر فائز فرما ، زندگی میں

الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاۃِ ط اِنَّکَ مُجِیْبُ

اور وفات کے بعد بھی، بے شک تو حاجتوں کا بَر لانے والا اور

الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ یَاقَاضِیَ

درجات کو بلند کرنے والا ہے۔اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے اور

الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ

تمام مقاصد کے لئے کافی اور اے بلاؤں کے دفع کرنے والے اور

الْبَلِیَّاتِ وَیَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ

اے مشکلات حل کرنے والے، اے اللہ! میری امداد فرما، میری امداد فرما،

اَغِثْنِیْ یَآاِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

میری امداد فرما، بے شک تو جو چاہے کرے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں بھر میں ہوا مشکل گزارہ یارسول اللہ
خدا تک آپ ہی کا ہے سہارا یا رسول اللہ

ہے گردابِ بلا میں کشتیٔ امت مرے آقا
خدارا اس کو مل جائے کنارہ یا رسول اللہ

ہوئی جاتی ہے میری زندگی تاریک تر آقا
مری قسمت کا چمکا دیں ستارا یا رسول اللہ

مرِی اِس بے نوائی کا بھرم رکھئے بھرم رکھئے
چھپا کر اپنے دامن میں خدارا یا رسول اللہ

تمنا ہے میسر ہو زیارت روئے تاباں کی
کروں میں کب تلک فرقت گوارا یا رسول اللہ

خدائے پاک کی الفت کے صدقے ہو کرم اتنا
کروں میں سبز گنبد کا نظارہ یارسول اللہ

کرم کی انتہا ناچیز کو الفت عطا کر دی
وگرنہ تھا دو عالم میں خسارا یا رسول اللہ

مجھے اِس طور سے آئے قضا جب جاؤں دنیا سے
میں دیکھوں آپ کا چہرہ پیارا یا رسول اللہ

حضوری کا شرف ممتاز کو للہ عطا کر دیں
پھرے نہ دربدر یوں مارا مارا یا رسول اللہ

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری